تذکرۂ قادیانی

مع لطائف مرزا

مرزا قادیانی کی جھوٹی وحی اور خود ساختہ الہامات کے مجموعہ "تذکرہ" کا تنقیدی تجزیہ

A Combat Kit for Missionaries and A Gift for Seekers of "The Truth"

از

عمیر محمود صدیقی

جملہ حقوق غیر محفوظ ہیں

نام کتاب: تذکرہ قادیانی، مرزا قادیانی کی جھوٹی وحی اور خودساختہ الہامات کے مجموعہ " تذکرہ "کا تجزیہ مع لطائف مرزا

مؤلف: عمیر محمود صدیقی

Btm1432@gmail.com

اشاعت: اول، ستمبر 2013

تعداد: 1000 ایک ہزار

ناشر: تاحال نامعلوم

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ
إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا
أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ
ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ
عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ
﴿الأنعام: ٩٣﴾

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا (نبوت کا جھوٹا دعٰوی کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو اور (اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا) جو (خدائی کا جھوٹا دعوٰی کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میں (بھی) عنقریب ایسی ہی (کتاب) نازل کرتا ہوں جیسی اللہ نے نازل کی ہے۔ اور اگر آپ (اس وقت کا منظر) دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے اور (ان سے کہتے ہوں گے:) تم اپنی جانیں جسموں سے نکالو۔ آج تمہیں سزا میں ذلّت کا عذاب دیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں کیا کرتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے سرکشی کیا کرتے تھے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿الأحزاب: ٤٠﴾

"محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے"

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ يُحَدِّثُونَكُمْ بِبِدَعٍ مِنْ الْحَدِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يَفْتِنُونَكُمْ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ جھوٹے دجال آئیں گے جو تیس کے قریب ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔وہ تم سے ایسی نئی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے اباؤاجداد نے نہ سنی ہوں گی۔پس وہ تم سے دور رہیں اور تم ان سے دور رہو کہ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور میں خاتم النبیین ﷺ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار

1	تذکرۂ قادیانی	
2	شیطانی مرزائی عقائد کی جھلک	
3	کذاب کا دعویٰ نبوت اور ایک ہزار انبیاء کی توہین	
4	ختم نبوت لغو اور باطل عقیدہ ہے	
5	معراج کا انکار	
6	میں مجدد، مہدی و مسیح ہوں	
7	میں مسیح زمان، کلیم خدا، محمد اور احمد ہوں	
8	حیات و نزول مسیح کا عقیدہ گمراہیت ہے	
9	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	
10	حضرت عیسیٰ کو گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی	
11	حضرت عیسیٰ نے پہاڑی وعظ یہودیوں سے چرایا	
12	حضرت عیسیٰ کی انتہائی سخت ترین توہین	
13	توہین رسالت	
14	جہاد کا انکار	
15	حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کی توہین	
16	تذکرہ، مرزا کی جھوٹی وحی کا مجموعہ	
17	مرزا کے کاتبان وحی	
18	مرزا کے پاس آنے والے فرشتے کا نام آئیل اور ٹیچی، ٹیچی	
19	مرزا کا ایک خط مرزائیت کو ترک کرنے والے مرید میر عباس کے نام	

20	حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ اور مرزا کے الہامات	
21	قرآن مجید کی وہ آیات مقدسہ جن کے بارے میں مرزا نے کہا کہ یہ میرے اوپر نازل ہوئی ہیں	
22	ان آیات قرآنیہ اور احادیث شریفہ کا نمونہ جن کا سرقہ کر کے مرزا نے انھیں اپنی وحی میں شامل کیا	
23	مرزا پر نازل ہونے والی انگریزی زبان میں وحی	
24	مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی عبرانی زبان میں وحی	
25	مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی پنجابی زبان میں وحی	
26	مرزا پر فارسی زبان میں نازل ہونے والی وحی کے کچھ نمونے	
27	مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں نازل ہونے والے اشعار کے بعض نمونے	
28	مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی بعض سورتیں اور آیات	
29	مرزا پر نازل ہونے والی عجیب وغریب وحی جس کا مطلب مرزا کو معلوم نہ تھا یا مرزا کا وحی سمجھنے میں غلطی کرنا	
30	نوٹ از حضرت خلیفہ المسیح الثانی	
31	مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی میں اس کے ذکر کردہ درجات ،مراتب ،دعاوی اور نام	
32	مرزا قادیانی کی الہامی کتاب میں مذکور اس کو لاحق بیماریاں	

33	انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں	
34	متفرقات	
35	مرزا کے وہ الہامات جو پورے نہ ہوسکے	
36	ڈپٹی آتھم کے مرنے کی پیش گوئی	
37	محمدی بیگم اوراس کاشوہر ،محمدی بیگم مرزا کی آسمانی منکوحہ	
38	مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں پیش گوئی	
39	مولوی محمد حسن بٹالوی ،ملا محمد بخش جعفر زٹلی اور مولوی ابو الحسن تبتی کی موت کی پیش گوئی	
40	مرزا کی اپنی عمر کے بارے میں پیش گوئی	
41	مولوی ثناء اللہ امر تسری کے بارے میں پیش گوئی	
42	نتیجہ	
43	لطائف مرزا	
44	انہوں کجھ دیدا ہے	
45	الہام رات کے وقت لکھنا	
46	انگریزی پڑھنے کا خیال	
47	پیر کتے مار	
48	آم کی لغوی تحقیق	
49	عربی مختصر زبان ہے	
50	بچے کے دل بہلاؤ کے لئے چڑیا	

51	رات بارش میں گزاری	
52	لفظ کالو پر نئی تحقیق	
53	ایک قسم الہام	
54	تکرار	
55	الہامی مضامین	
56	انگریزی پڑھنے کا ثواب	
57	زندہ لوگوں کا جنازہ	
58	بیگن کا نوکر	
59	ریشمی ازار بند	
60	الٹا سیدھا	
61	مرزا عاشق کا کلام	
62	سادگی یا بے وقوفی	
63	لدھیانہ آگیا ہے	
64	مرزا چارپائی کے نیچے	
65		

تذکرۂ قادیانی

سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام عالمین کا رب اور یوم جزا کا مالک ہے۔بے شمار درود و سلام محمد رسول اللہ خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام پر جن کو اللہ نے تمام عالمین کے لیے رحمت اور آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں کے راستے پر چلنے کی اور گمراہ اور مغضوبین کے طریق سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

نور مجسم نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔آپ ﷺ کی نبوت و رسالت عالمگیر اور ابدی ہے لہذا تمام ادیان اور قیامت تک آنے والی اقوام عالم کی نجات اسی میں ہے کہ وہ اللہ کے آخری نبی محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لائیں ۔اس کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے اور یہ ضروریات دین میں سے ہے۔اس پر ایمان لانا ضروری اور اس کا انکار کفر ہے۔حضرت شیخ ابن نجیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اذا لم يعرف أن محمدا ﷺ اٰخر الأنبياء فليس بمسلم،لأنه من الضروريات

(الأشباہ و النظائر:ج:۲/ص:۹۱)

جب وہ یہ نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

اذا لم يعرف الرجل أن محمدا صلى الله عليه واله وسلم آخر الانبياء عليهم و على نبينا السلام فليس بمسلم كذا فى اليتيمة(الفتاویٰ الھندیۃ:ج:۲/ص:۲۶۳)

جب وہ یہ نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔اسی طرح یتیمہ میں ہے۔

امام ابو بکر جصاص رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

و الله فتح بشرعه الشرائع ،و أنهى بملته الملل ،و فضله على سائر الأنبيا ء ،و ختم به الرسالة ،و سد به باب النبوة،و جعله سيد البشر و شفيع الأمة يوم المحشرصلى الله عليه و اله وسلم(شرح بدء الامالی:ص:۲۴۲)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کے ذریعہ تمام شریعتوں کو مفتوح فرمادیا ہے۔آپ ﷺ کے ذریعہ تمام ملتوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی ہے، آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کو ختم کر دیا ہے،آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کے دروازہ کو بند کر دیا ہے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کا سرداراور محشر کے دن امت کا شفیع بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر رحمتیں نازل ہوں اور اللہ کا سلام ہو۔

عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں فاتح قادیانیت اعلیٰ حضرت مجدد گولڑوی پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

عیسی بن مریم کے نزول کی نسبت کہا جاتا ہے کہ نبوت ورسالت کے دو رخ ہیں۔ یا یوں کہو بطون و ظہور ہے۔ بطون عبارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ، جس کو خدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر منفک ہے۔ اور ظہور عبارت ہے توجہ الی الخلق سے، یعنی تبلیغ شرائع واحکام کی۔ اس ظہور میں تو بسبب تغیر و تبدل شرائع کے انقلاب آسکتا ہے۔ نبی لاحق کی شریعت کیونکہ ناسخ ٹھہری نبی سابق کی شریعت کے لئے، تو نبی سابق کو بھی بر تقدیر موجود ہونے اس کے نبی لاحق کی شریعت کے زمانہ میں اپنا شرع چھوڑ کر شرع لاحق کے ساتھ عمل در آمد کرنا ہو گا۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا تو اس کو بھی بغیر میری شریعت کے عمل در آمد کرنا جائز نہ ہوتا۔ اور اس عمل در آمد کے تغیر و تبدل سے وہ نبوت کا بطون جس کو قرب الٰہی اور عنداللہ معزز ہونا لازم ہے ہر گز متغیر نہیں ہوتا۔ کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی اجازت دی اور بعد اس کے جب بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت ورسالت میں فرق آگیا یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس قدر و منزلت سے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہلے بارگاہ خداوندی میں حاصل تھی معزول کئے گئے؟ ہر گز نہیں۔

الحاصل بطون نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے، کبھی انبیاء و رسل سے زائل نہیں ہوتا۔ بخلاف ظہور نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدود ہے تا ظہور نبوت

نبی لاحق کے۔اور نبوت و رسالت انبیاء سابقہ کا بطون گو کہ دائمی ہے مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ان کا ملا ہے لہذا خاتم النبیین کی مہر کوا گر سارے انبیاء دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد دنیا میں آجائیں تو بھی نہیں توڑ سکتے۔(سیف چشتیائی:ص:23)

علماء عظام کے ان تمام حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہوگا اور نہ ہی کسی کو نبوت عطا کی جائے گی۔یہ بات قرآن وسنت اور اجماع امت سے قطعی طور پر ثابت ہے لہذا اگر کسی شخص نے بھی آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اس بات کی خبر دے دی تھی کہ میری امت میں کئی لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے اور ان دجالوں کذابوں میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔اسی بات کی تصدیق بائبل بھی کرتی ہے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

For many shall come in my name, saying, I am Christ; and shall deceive many. (Matthew 24:5)

کیوں کہ بہت لوگ آئیں گے اور میرے نام پر اپنے آپ کو مسیح بتا کر کئی لوگوں کو دھوکہ میں ڈال دیں گے۔(متی باب 24آیت 5)

متی میں ہے:

ایسے وقت میں بعض تم سے کہیں گے کہ دیکھو مسیح وہاں ہے اور کوئی دوسرا کہے گا کہ وہ یہاں ہے !لیکن ان کی باتوں پر یقین نہ کرو۔جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں

گے تاکہ خدا کے منتخبہ لوگوں کو معجزے اور نشانیاں بتا کر فریب دیں۔اس کے پیش آنے سے پہلے ہی میں تم کو انتباہ دے رہا ہوں۔ بعض لوگ کہیں گے کہ مسیح بیابانوں میں ہے تو تم بیاباں میں نہ جانا۔ اگر کوئی یہ کہیں کہ مسیح کمرہ میں ہے تو تم یقین نہ کرنا۔ابن آدم ایسے آئے گا کہ اس کے آنے کو تمام لوگ دیکھ سکتے ہیں ابن آدم کا اظہار ایسا ہو گا جیسا کہ آسمان میں بجلی چمکتی ہے اور وہ آسمان کے ایک کونے سے دوسرے تک دکھائی دیتی ہے۔ تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ جہاں گدھ جمع ہوتی ہیں وہاں مردار چیز ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح میرا آنا بھی صاف اور واضح ہو گا۔

(متی باب 24 آیت نمبر 23 تا 28)

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیلمہ کذاب واسود عنسی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک متعدد لوگوں نے دعویٰ نبوت یا مسیحیت و مہدویت کیا مگر مسیلمہ کذاب کے بعد اس دجل و کذب کی جو معراج مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہوئی دوسرے اس میں مرزا صاحب کے سامنے طفل مکتب معلوم ہوتے ہیں۔ مرزا کا ولی، مجدد، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی معہود، ظلی نبی، امتی نبی اور رسول اللہ ہونے کے علاوہ متعدد دعوے کرنا اور ان کے ثبوت میں کم و بیش گیارہ ہزار صفحات تحریر رقم کرنا[1]، کسی ایسے جھوٹے نبی کی مثال شاید ہی ماضی قریب یا بعید میں مل سکے۔

[1] دیکھیئے: **جماعت احمدیہ کا تعارف** از مبشر احمد خالد، ص:41

شیطانی مرزائی عقائد کی جھلک

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کفر پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ان کے باطل اور کفریہ عقائد کی وجہ سے ہی انہیں حکومت پاکستان کی طرف سے کافر قرار دیا گیا ہے۔[2] ذیل میں ہم مرزائی عقائد کی ایک جھلک اپنے قارئین کو دکھانا چاہتے ہیں تاکہ ان کے شر سے اہل ایمان خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ نعوذ باللہ

---

[2] Pakistan Penal Code, 298-B. Misuse of epithets, descriptions and titles, etc., reserved for certain holy personages or places:
(1) Any person of the Quadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name who by words, either spoken or written, or by visible representation-
(a) refers to or addresses, any person, other than a Caliph or companion of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as "Ameer-ul-Mumineen", "Khalifatul- Mumineen", Khalifa-tul-Muslimeen", "Sahaabi" or "Razi Allah Anho";
(b) refers to, or addresses, any person, other than a wife of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as "Ummul-Mumineen";
(c) refers to, or addresses, any person, other than a member of the family "Ahle-bait" of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), as
"Ahle-bait"; or
(d) refers to, or names, or calls, his place of worship a "Masjid";
shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

(2) Any person of the Qaudiani group or Lahori group (who call themselves "Ahmadis" or by any other name) who by words, either spoken or written,
or by visible representation refers to the mode or form of call to prayers followed by his faith as "Azan", or recites Azan as used by the Muslims, shall be punished with imprisonment of either description

مرزا کذاب کا دعویٰ نبوت اور ایک ہزار انبیاء کی توہین

"حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت زیادہ تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے

---

for a term which may extend to three years, and shall also be liable to fine.

298-C. Person of Quadiani group, etc., calling himself a Muslim or preaching or propagating his faith:
Any person of the Quadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name), who directly or indirectly, poses himself as a Muslim, or calls, or refers to, his faith as Islam, or preaches or propagates his faith, or invites others to accept his faith, by words, either spoken or written, or by visible representations, or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years and shall also be liable to fine.

جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔اس طرح براہین میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔"

(روحانی خزائن، ج:18، ص:206-207، ایک غلطی کا ازالہ: ص:1)

مرزا ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔

(روحانی خزائن، ج:23، ص:332، چشمہ معرفت: ص:317)

ختم نبوت لغو اور باطل عقیدہ ہے

ختم نبوت کے قطعی عقیدے کو جو ضروریات دین میں سے ہے اس کو لغو اور باطل قرار دیتے ہوئے مرزا کہتا ہے:

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک

اس کی کوئی امید نہیں۔۔۔۔میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔
(روحانی خزائن، ج:21، ص:354، براہین احمدیہ حصہ پنجم:ص:184)

توہین رسالت

نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کرنا موجب شفاعت ہے۔ مرزا اس عظیم ترین مقام کی توہین میں کہتا ہے:

اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔(روحانی خزائن، ج:17، ص:205، حاشیہ تحفہ گولڑویہ)

معراج کا انکار

نبی مکرم ﷺ کو معراج جسمانی سے اللہ رب العزت نے سرفراز فرمایا اور آپ ﷺ نے اللہ رب العزت کا دیدار فرمایا۔ مرزا قادیانی معراج کو کشف قرار دیتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا کرتا ہے کہ اس قسم کا کشف اس کو بھی ہوتا ہے یعنی معراج جسمانی کے انکار کے ساتھ اس نے خود کو نبی کریم ﷺ کے برابر ٹھہرایا۔ مرزا لکھتا ہے:

اس جگہ کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہو گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔۔۔۔اور اس قسم کے کشفوں کا مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔(روحانی خزائن، ج:3، ص:126، ازالہ اوہام حصہ اول: حاشیہ ص:48)

میں مجدد، مہدی و مسیح ہوں

مرزا نے مجدد، مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جبکہ وہ مسیح دجال و کذاب تھا۔ وہ لکھتا ہے:

اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے۔۔۔اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(روحانی خزائن، ج:16، ص:51، خطبہ الہامیہ: ص:18)

میں مسیح زمان، کلیم خدا، محمد اور احمد ہوں

اپنے آپ کو مسیح موعود، کلیم اللہ، محمد رسول اللہ ﷺ اور احمد نبی اللہ ﷺ قرار دیتے ہوئے کہتا ہے: منم مسیحِ زمان و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(روحانی خزائن، ج:15، ص:134، تریاق القلوب: ص:3)

حیات و نزول مسیح کا عقیدہ گمراہیت ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا اور قیامت سے قبل آسمان سے آپ کا نزول ہو گا۔ یہ بات احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ مرزا قادیانی نے خود کو

مسیح ثابت کرنے کے لیے نہ صرف اس قطعی بات کا انکار کیا بلکہ اس کو گمراہیت بھی قرار دیا۔
وہ کہتا ہے:

و لا شک ان حیاہ عیسیٰ و عقیدۃ نزولہ باب من ابواب الاضلال

(روحانی خزائن، ج:22، ص:670، ضمیمہ حقیقۃالوحی، الاستفتاء: ص:47)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

اللہ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کفر اور قبیح ترین گناہ ہے۔ مرزا قادیانی خود کو حضرت مسیح علیہ السلام سے بلند ثابت کرنے کے لیے آپ کی توہین میں ورق سیاہ کر کے جہنم کے ابدی عذاب کا مستحق ہوا اور ایسے کلمات اللہ کے نبی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال کیے کہ ایک مؤمن ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہاں ہم ان میں سے چند ایک باتیں صرف اس لیے ذکر کر رہے ہیں تاکہ کم از کم قادیانی اس کو پڑھ کر ہدایت کی طرف رجوع کر سکیں۔ مرزا توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ایسا ہی عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا اور پھر خدا نے کہا کہ ہو جا سو ہو گیا۔ پس اتنی بات میں کون سی خدائی اور کون سی خصوصیت اس میں پیدا ہو گئی۔ موسم برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(روحانی خزائن، ج:21، ص:51، نصرۃ الحق: ص:39-40)

حضرت عیسیٰ کو گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی

انبیاء کرام علیہم السلام ہر قسم کے نقص سے پاک ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اخلاق کا معیار بتاتا ہے مگر مرزا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتا ہے:

ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔۔۔۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(روحانی خزائن، ج:11، ص:289، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم حاشیہ)

حضرت عیسیٰ نے پہاڑی وعظ یہودیوں سے چرایا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرقہ کا الزام لگاتے ہوئے یہودیوں کی حمایت میں مرزا عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان باندھتے ہوئے لکھتا ہے:

اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔

(روحانی خزائن، ج:11، ص:290، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم حاشیہ)

حضرت عیسیٰ کی انتہائی سخت ترین توہین

ذیل میں مرزا کی تحریر کا سب سے متعفن اور گندہ ترین حصہ ذکر کیا جارہا ہے جسے پڑھ کر انسان کی روح کانپ جاتی ہے۔ لعنت ہو اس شخص پر جو ان تمام حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا کو مسلمان سمجھتا ہو۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے

کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوااور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیااور نہ چاہاکہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان پر کچھ اثر نہیں ہو گا۔یہ بالکل جھوٹ نکلا۔۔۔۔آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔۔۔۔آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے۔اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

(روحانی خزائن، ج:11، ص:290-291، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم حاشیہ)

مگر کون عقلمند ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو جوان عورتوں کے چھونے سے پرہیز نہیں کرتا ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے

ہیں ۔اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کم بخت زانیہ کے چھونے سے اور زنا وادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہو گا اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔

(روحانی خزائن، ج:9، ص:449، نورالقرآن نمبر 2 ، ص 47)

جہاد کا انکار

اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کوشش کرنا جہاد کہلاتا ہے اور جو شخص اس کلمہ کو بلند کرنے کے لیے قتال کرتے ہوئے مر جائے اسے شہید کہا جاتا ہے۔اسلام کے دفاع اور ظلم کے خاتمے کے لیے اقدام کرتے ہوئے جہاد بالسیف کرنا اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ جسے اہل ایمان پر مخصوص حالات میں اپنی شرائط کے ساتھ فرض کیا گیا ہے۔انگریزوں کی ہندوستان آمد کے بعد سے تا حال مختلف ادوار میں ایسے فتنے اٹھتے رہے ہیں جو مسلمانوں میں سے جہاد کی روح کو ختم کر کے انہیں اغیار کی غلامی کا درس دیتے ہیں۔ مرزا نے جہاد کی ممانعت کا منظوم فتویٰ دیتے ہوئے کہا:

<u>دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے</u>

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستوں خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی ہے جو رکھتا ہے یہ اعتقاد
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(روحانی خزائن، ج:17، ص:77تا80، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

حضرات حسنین کریمین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی توہین

حضرات حسنین کریمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے اور امت کے تاج اور جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ مرزا نے خود کو ان سے بہتر قرار دیتے ہوئے کہا:

اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور حسین سے اپنی تیئں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔

(روحانی خزائن، ج:19، ص:164، اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، ص52)

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(روحانی خزائن، ج:19، ص:181، اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، ص69)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے مرزا نے لکھا:

اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔ عیسائیوں کے اقوال سن کر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

(روحانی خزائن، ج:19، ص:126-127، اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، ص19)

ہم نے کذاب و دجال مرزا کی بعض شرمناک اور خبیث تحریروں کو صرف اس لیے ذکر کیا ہے کہ مسلمان اس ملعون و دجال اور اس کی جماعت کے شر سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ یہ مرزائی عقائد کی صرف ایک جھلک ہے۔ ان عبارات کو پڑھ کا اہل ایمان کو اندازہ ہو جانا چاہیے کہ پوری امت قادیانیوں کو چاہے وہ لاہوری، غیر مبائعین اور پیغامی ہی کیوں نہ ہوں ان کی تکفیر کیوں اتنی شد و مد کے ساتھ کرتے ہیں۔

تذکرہ (مرزا کی جھوٹی وحی کا مجموعہ)

مرزا نے بھی دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح دعویٰ کیا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اس کی نبوت و وحی کا انکار کرنا کفر ہے۔ مرزا نے لکھا ہے:

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (تذکرہ: ص280)

مرزاایک اور جگہ لکھتا ہے:

خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے۔(تذکرہ:ص519)

مرزا کے مرید اس پر کس طرح سے کفریہ اعتقاد رکھتے تھے اس کا اندازہ مرزا کے خلیفہ حکیم نورالدین کی اس بات سے لگایا جا سکتا ہے:

یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیں تو پھر بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہوگا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں۔(سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:88)

انہی لوگوں کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿الأعراف: ١٧٩﴾

وہ دل (ودماغ) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سمجھ نہیں سکتے اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) دیکھ نہیں سکتے اور وہ کان (بھی) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سن نہیں سکتے، وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں۔

مرزا سے قبل اور اس کے بعد بھی بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں ان پر وحی نازل ہوتی ہے یا وہ بھی مثل قرآن کلام معجز کے حامل ہیں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا: **"الفیل وما أدراك ما الفیل؟ له زُلقُومٌ طويل"**[3] اسی طرح عصر قریب میں اس کی مثال **"سیرة المسیح بلسان عربی فصیح** [4]" اور **"الفرقان الحق"** کی صورت میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مرزا پر نازل ہونے والا کلام کس قدر اعجاز کا حامل ہے اس کا اندازہ مرزا کی درج ذیل وحی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے:

من هذه المرض۔(تذکرہ:ص637)

---

[3] **تفسير القرآن العظيم، إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي، ج:4 ص:255**

[4] اس میں مسیحیوں نے 30 سورتیں قرآن کی طرز پر قرآن سے سرقہ کرتے ہوئے بنانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہر سورت کا آغاز بسم اللہ سے کیا جاتا ہے۔ جیسے: **سبحان الذى القى بكلمته الى الناس نصرا لهم ليخرج اصحاب الظلمات الى النور و لو كره الجاهلون** (سیرۃ المسیح:ص5)

فرمایا کہ اگر چہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجو د ہیں۔(تذکرہ:ص637)

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی خود ساختہ وحی اس کی تحریروں واشتہارات وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔مرزائیوں نے متفرق مقامات پر منتشر اس وحی کذاب کو "تذکرہ" کے نام سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔جس سے مسلمان مبلغین کے لیے قادیانیت کے رد میں کافی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔مرزا کے کہنے کے مطابق اس نے اپنی جھوٹی وحی میں سے سب کچھ ظاہر نہیں کیا۔مرزا کہتا ہے:

مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ اگر میں ان میں سے کچھ تھوڑا سا بھی ظاہر کر دوں تو یہ جتنے معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جاویں۔ (سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:65)

تذکرہ میں 1864ء/1865ء سے لے کر 20 مئی 1908ء تک مرزا کی وحی اور رؤیا و کشوف کو جمع کیا گیا ہے۔جو تقریبا 700 صفحات پر مشتمل ہے۔پیش نظر کتاب مرزا کے اسی جھوٹے مجموعۂ وحی و کشوف کی مسلمان مبلغین کے لیے کلید اور Combat Kit ہے تا کہ ان کے لیے اس کتاب کے ذریعہ مرزائیت کا رد کرنا آسان ہو جائے۔

مرزا کے کاتبان وحی

مرزا صاحب کی شیطانی وحی لکھنے کا شرف ہندو پنڈت اور کالیہ برہمن ہندو کو حاصل تھا۔تاریخ احمدیت میں ہے :

آپ نے الہامات لکھنے کے لیے بطور روز نامچہ نویس ایک نوکر رکھ لیا جس کا نام پنڈت شام لال تھا۔اور جو ناگری اور فارسی دونوں میں لکھ سکتا تھا۔یہ برہمن نثر ادفارسی اور ناگری میں اپنے دستخطوں کے ساتھ حضرت کے الہامات ومکاشفات روزنا مچہ میں درج کرتا رہتا تھا۔یہ شخص ایک عرصہ تک اس عہدہ پر متعین رہا۔لیکن جب پنڈت لیکھرام قادیان میں آیا تو اس نے اسے دباؤ ڈال کر اس خدمت سے الگ کر الیا۔اور گووہ علیحدگی کے بعد بھی مخفی طور پر ملازمت کرتارہا مگر خداکے زندہ اور روشن نشانوں کے لکھنے میں آپ کے مدنظر اتمام حجت کی جو غرض تھی اس کے لیے اس طرز کی پوشیدہ ملازمت سراسر بے فائدہ اور بے کار تھی۔اس لیے حضرت اقدس نے خود ہی اسے برطرف کردیا اورپھر ایک اورہندوبرہمن کا لیہ بوا داس کو یہ خدمت سپرد کردی۔(تاریخ احمدیت،جلد1 ،ص193)

مرزاکے پاس آنے والے فرشتے کانام آئیل اور ٹیچی، ٹیچی

مرزاکے پاس جو فرشتے آتے تھے ان میں ٹیچی ٹیچی اور آئیل کا نام قابل ذکر ہے۔ان میں خاص طورپر ٹیچی ٹیچی بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس کانام سنتے ہی سننے والاہنسی سے لوٹ پوٹ ہوجاتاہے۔مرزاقادیانی اس بارے میں لکھتاہے:

جا ء نی اٰ یل و اختار ،میرے پاس آیل آیااوراس نے مجھے چن لیا۔

(تذکرہ:ص559)

اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔
(حاشیہ تذکرہ: ص559)

مرزا صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

5مارچ 1905ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اُس کا نام پوچھا، اس نے کہا کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے "ٹیچی ٹیچی" پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔

(روحانی خزائن، جلد22، ص346، حقیقۃ الوحی، ص333)

مرزا کا ایک خط مرزائیت کو ترک کرنے والے مرید میر عباس کے نام

درج ذیل خط مرزا نے اپنے ایک مرید میر عباس علی شاہ کی طرف لکھا جس میں مرزا پر نازل ہونے والے بعض الہامات کا ذکر ہے جو مرزا کی سمجھ سے بھی بالا تھے۔ اس خط کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا کس طرح سے اپنی قوم کے لوگوں کو بے وقوف بناتا تھا اور یہ مجموعہ وحی کس طرح سے تیار ہوا۔ میر عباس علی صاحب مرزا کے لیے دس سال کے طویل عرصہ تک خدمت بجالاتے رہے بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور انہوں نے مرزائیت کو ترک کر دیا۔ ان کے بارے میں مرزا خود لکھتا ہے:

یہ میر صاحب وہی حضرت ہیں جن کا ذکر بالخیر میں نے ازالہ اوہام کے صفحہ 790 میں بیعت کرنے والوں کی جماعت میں لکھا ہے۔ افسوس کہ وہ بعض موسوسین کی

وسوسہ اندازی سے سخت لغزش میں آگئے بلکہ جماعت اعدا میں داخل ہو گئے۔۔۔۔۔میر صاحب کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرنے والا اور عقائد اسلام سے منہ پھیرنے والا۔۔۔27دسمبر 1891ء۔(مکتوبات احمد، جلد1، ص,631-635)

مکتوب نمبر32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلّمہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کئے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں۔ اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تا بعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو،اخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد دریافت کرکے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن، عمر ہراطوس، یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔پھر دو لفظ اور ہیں

ھو شعنا نعسامعلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔اوّل عربی فقرہ ہے۔یَا دَاوٗد ٗ عَا مِل بِا لنَّاسِ رِفقاً وَّ اِحسَاناً "یومسٹ ڈو وَہاٹ آئی ٹولڈیو" تم کو وہ کرنا چاہئے جو میں نے فرمایا ہے یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں۔بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہئے اور وہ الہام یہ ہیں۔"دوآل من شُڈبی انگری بٹ گاڈاِز وِدیو""ہی شل ہلپ یو""ورڈس آف گارڈ ناٹ کین ایکسچینج"ترجمہ اگر تمام آدمی ناراض ہونگے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہیں ۔"آئی شل ہلپ یو"مگر بعد اس کے یہ ہے۔"یو ہیوٹو گو امر تسر"پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔"ہی ہل ٹس اِن دی ضلعً پشاور"یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب وخواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔ 12 دسمبر1883ء بمطابق 11صفر1301ء

(مکتوبات احمد، جلد1،ص583,584)

مرزا یہ سمجھنے سے قاصر رہا کہ جب وہ نبی ہونے اور اپنے اوپر وحی نازل ہونے کے دعوے کے ساتھ اس قسم کے خطوط کسی ذی عقل آدمی کی طرف لکھے گا تو اگر اللہ نے اس کے دل پر مہر نہیں لگائی تو وہ کس طرح سے اس کے دام میں پھنسارہ سکتا تھا۔

حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ اور مرزا کے الہامات

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ نے مرزا کے الہامات کے بارے میں فرمایا:

قادیانی کے الہامات کی تقسیم:

1۔الہامات کاذبہ جن کے کاذب ہونے پر وہ خود ہی گواہ ہیں۔

۲۔الہامات کاذبہ جن کو بوجہ نہ پورا نکلنے ان کے کاذب سمجھا گیا ہے۔

۳۔الہامات صیادیہ جن کا ابن صیاد کے الہام کی طرح اگر سر ہے تو پاؤں نہیں، اگر پاؤں ہیں تو سر نہیں۔

۴۔الہامات شیطانیہ انسیہ جن کو کسی آدمی پڑھے ہوئے نے اس کے قلب میں ڈال دیا ہے۔

۵۔الہامات شیطانیہ جنیہ

6۔الہامات شیطانیہ معنویہ(سیف چشتیائی:ص:30)

راقم نے " تذکرہ "یعنی مرزا کی جھوٹی وحی کے مجموعہ کے جس نسخہ پر کام کیا وہ اس کا ایڈیشن چہارم ہے جو 2004ء میں ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔پاکستان سے طبع ہوا جس کا دیباچہ ناظر اشاعت عبد الحی نے تحریر کیا۔لہذا جہاں کہیں صرف صفحہ نمبر درج ہے اس سے مراد درج بالا "تذکرہ" کا نسخہ ہی ہو گا۔راقم کو مرزا کی کتاب تذکرہ کی Combat Kit تیار کرنے کی تحریک گذشتہ صدی کے عظیم مبلغ اسلام حضرت شیخ احمد دیدات رحمہ اللہ سے ملی جن کی تحریر و تقریر نے بے شمار لوگوں کی طرح اس ناچیز کو بھی شدید متاثر کیا جس کی وجہ سے تقابل ادیان کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔آپ نے بائبل کی Combat Kit مبلغین اور بالخصوص ان مسلمانوں کے لیے تیار کی جن کو ہر دن مسیحی مبلغین کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔آپ کی اتباع میں ہم نے بھی رد قادیانیت پر یہ ایک مختصر سا کورس ترتیب دیا ہے۔قارئین کو چاہئے کہ وہ اسے مرزا کی کتاب تذکرہ کے ساتھ استعمال کریں تاکہ قادیانی مبلغین پر ان کے مذہب کا بطلان ان پر ظاہر کرنا آسان ہو جائے۔

اللھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتبعاہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ ۔آمین

عمیر محمود صدیقی

20نومبر2012ء

btm1432@gmail.com

قرآن مجید کی وہ آیات مقدسہ جن کے بارے میں مرزا نے کہا کہ یہ میرے اوپر نازل ہوئی ہیں

اس عنوان کے تحت ہم ان آیات قرآنیہ کو بحوالہ نقل کریں گے جن کے بارے میں مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ آیات مرزا پر نازل ہوئیں اور اس کا مصداق بھی مرزا ہی ہے۔ مرزا کا ان آیات قرآن کے معانی کی تحریف کرنا نیز نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں نازل ہونے والی آیات کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ مرزا کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اس کے جھوٹا ہونے پر واضح دلیل ہے۔

وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ﴿الرعد: ١٧﴾ص:11

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿الطارق: ١﴾ص:19

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴿الزمر: ٣٦﴾ص:20

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا ﴿الأنبياء: ٦٩﴾ص:32

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ﴿الأنفال: ١٧﴾ص:35

الرَّحْمَٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿الرحمن:1- ٢﴾ص:35

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ ﴿يس: ٦﴾ص:35

وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿الأنعام: ٥٥﴾ص:35

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿الإسراء: ٨١﴾ص:35

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الحق﴿الفتح: ٢٨﴾ص:36

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿الحجر: ٩٥﴾ص:36

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿المدثر: ٢٥﴾ص:36

أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿الأنبياء: ٣﴾ص:36

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿المؤمنون: ٣٦﴾ص:36

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿البقرة: ١١١﴾ص:36-37

مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿القلم: ٢﴾ص:37

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ﴿آل‌عمران: ٣١﴾ص:37

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ﴿الأنعام: ٣٤﴾ص:36

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿الشعراء: ٢٢١﴾ص:37

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴿الشعراء: ٢٢٢﴾ ص:37

إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿الشعراء: ٦٢﴾ص:37

رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ﴿البقرة: ٢٦٠﴾ص:37

قل اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿الزمر: ٣٩﴾ص:37

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿الكهف: ٢٣﴾ ص:37

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ﴿التوبة: ٣٢﴾ص:38

وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿الصف: ٨﴾ ص:38

إِذَا جَاءَ نَصرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴿النصر: ١﴾ ص:38

هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ﴿يوسف: ١٠٠﴾ص:38

ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿الأنعام: ٩١﴾ ص:38

قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي ﴿هود: ٣٥﴾ ص:38

فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ﴿الطور: ٤٨﴾ ص:37

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿الأنعام: ٩٣﴾ص:38

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصارَىٰ ﴿البقرة: ١٢٠﴾ ص:38

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿الاخلاص﴾ ص:38

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿الأنفال: ٣٠﴾ ص:38

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ ﴿الإسراء: ٨٠﴾ ص:38

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ﴿يونس: ٤٦﴾ ص:38

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ﴿الأنفال: ٣٣﴾ ص:38

أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ﴿البقرة: ١١٥﴾ص:39

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴿آل‌عمران: ١١٠﴾ ص:39

أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿البقرة: ٢١٤﴾ ص:39

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿الفتح: ١﴾ ص:39

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿الضحى: ٧﴾ ص:39

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿الأنبياء: ٦٩﴾ ص:39

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿المدثر: 1.2.3﴾ ص:39

تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ ﴿المائدة: ٨٣﴾ص:41

أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿ابراهيم: ٢٤﴾ص:45

إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿آل‌عمران: ٥٥﴾ص: 48

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ﴿آل‌عمران: ١٤٠﴾ ص: 48

فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿الأحزاب: ٦٩﴾ ص: 48

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿الانسان: ١﴾ ص: 53

لَاتَ حِينَ مَنَاص ﴿ص: ٣﴾ ص: 53

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ﴿آل‌عمران: ١٧٩﴾ ص: 53

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿يوسف: ٢١﴾ ص: 53

كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿يونس: ٥١﴾ ص: 54

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ ﴿البقرة: ٣٠﴾ ص: 54

دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿النجم: ٨-9﴾ ص: 54

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ﴿البقرة: ٣٥﴾ ص: 55

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا

﴿مريم: ٢٣﴾ ص: 56

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿مريم: ٢٧﴾ ص: 57

مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿مريم: ٢٨﴾ ص: 57

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ﴿النساء: ١٦٧﴾ ص: 57

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

﴿آل‌عمران: ١٥٩﴾ ص: 59

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ﴿الرعد: ٣١﴾ ص: 59

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ﴿الإسراء: ١٠٥﴾ ص: 59

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿النساء: ٤٧﴾ ص: 59

إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿الزخرف: ٤٣﴾ ص: 62

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ ﴿الحجر: ٩٤﴾ ص: 62

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿الأعراف: ١٩٩﴾ ص: 62

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿الزخرف: ٣١﴾ ص: 62

إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ ﴿الأعراف: ١٢٣﴾ ص: 62

أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴿الحديد: ١٧﴾ ص: 62

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا ﴿الإسراء: ١﴾ ص: 63

عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ ﴿آل عمران: ١٠٣﴾ ص: 63

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ﴿البقرة: ٤٥﴾ ص: 63

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ﴿النور: ٣٠﴾ ص: 64

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴿البقرة: ١٨٦﴾ ص: 64

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿الأنبياء: ١٠٧﴾ ص: 64

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ

﴿البينة: ١﴾ ص: 64
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصلِحُونَ ﴿البقرة: ١١﴾ ص: 65
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (البقرة: ١٢) ص: 65
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿الفلق﴾ ص: 65
إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ﴿البقرة: ١٢٤﴾ ص: 65
أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ﴿يونس: ٢﴾ ص: 65
اصبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ ﴿طه: ١٣٠﴾ ص: 66
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿الكافرون: ١﴾ ص: 66
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿الكافرون: ٢﴾ ص: 66
أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿العنكبوت:٢﴾ ص: 66
يُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا (آل‌عمران: ١٨٨) ص: 66
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿الشعراء: ٣﴾ ص: 67
لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ﴿الإسراء: ٣٦﴾ ص: 67
إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿الغاشية: ٢١﴾ ص: 67
وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصلًّى ﴿البقرة: ١٢٥﴾ ص: 67

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿المسد: ١﴾ ص: 68
وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا ﴿آل‌عمران: ١٣٩﴾ ص: 69
وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿النساء: ٤١﴾ ص: 69
أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ﴿الأنبياء: ٣٠﴾ ص: 70
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ﴿الكهف: ١١٠﴾ ص: 70
لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿الواقعة: ٧٩﴾ ص: 70
لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿يونس: ١٦﴾ ص: 70
قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ﴿الأنعام: ٧١﴾ ص: 71
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿الأنفال: ٣٣﴾ ص: 72
كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ ... فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ ﴿الفتح: ٢٩﴾ ص: 72
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴿الفتح: ٢﴾ ص: 72
وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿مريم: ٢١﴾ ص: 72
مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ﴿الفتح: ٢٩﴾ ص: 73
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ﴿النور: ٣٧﴾ ص: 73

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

﴿آل‌عمران: ٨٥﴾ ص: 73

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴿الكوثر: ١.2﴾ ص: 74

أَقِمِ الصلَاةَ لِذِكْرِي ﴿طه: ١٤﴾ ص: 74

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

﴿الشرح: ٢،3.4﴾ ص: 74

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿آل‌عمران: ٤٥﴾ ص: 74

لن نؤمن لک حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً ﴿البقرة: ٥٥﴾ ص: 74

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ﴿الأعراف: ١٧٢﴾ ص: 74

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿يونس: ٦٢﴾ ص: 75

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿هود: ١٠٧﴾ ص: 75

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿الفجر: 27تا ٣٠﴾ ص: 75

عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿البقرة: ٢٣٩﴾ ص: 75

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ﴿النحل: ١٨﴾ ص: 75

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿البقرة: ١٠٦﴾ ص: 78

إِلَيْهِ يَصعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ ﴿فاطر: ١٠﴾ ص: 78

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ﴿الشورى: ٢٨﴾ ص: 79

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿يس: ٦﴾ ص: 79

رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ﴿يوسف: ٣٣﴾ ص: 79

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿الواقعة: ٣٩﴾ ص: 81

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿الواقعة: ٤٠﴾ ص: 81

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا ﴿النساء: ٨٦﴾ ص: 82

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿الضحى: ١١﴾ ص: 82

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿الضحى: ٣﴾ ص: 82

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿الشرح: ١﴾ ص: 82

وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ﴿آل‌عمران: ٩٧﴾ ص: 82

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ ﴿التوبة: ٣٢﴾ ص: 82

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ﴿المجادلة: ٢١﴾ ص: 84

بَصَائِرُ لِلنَّاسِ ﴿الجاثية: ٢٠﴾ ص: 84

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿الصافات: ١٠٩﴾ ص: 85

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿النساء: ٨٢﴾ ص: 93

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ﴿مريم: ١٢﴾ ص: 96

خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿طه: ٢١﴾ ص: 96

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ﴿يونس: ٦٤﴾ ص: 126

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿هود: ١٠٧﴾ ص: 126

عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿الإسراء: ٧٩﴾ ص: 126

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿الصافات: ١٧٤﴾ ص: 130

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ﴿آل‌عمران: ١٥٩﴾ ص: 134

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا ﴿هود: ٣٧﴾ ص: 134

الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ﴿الفتح: ١٠﴾ ص: 134

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿النساء: ١٦٥﴾ ص: 142

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿الكهف: ١٠٩﴾ ص: 142

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ﴿آل‌عمران: ٣١﴾ ص: 142

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿البقرة: ١٤٧﴾ ص: 146

الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا ﴿البقرة: ١٦٠﴾ ص: 150

وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿البقرة: ١٦٠﴾ ص: 150

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ ﴿فصلت: ٥٣﴾ ص: 150

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿الفجر: ١٤﴾ ص: 150

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴿غافر: ٦٠﴾ ص: 152

زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ﴿الملك: ٥﴾ ص: 154

خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿التين: ٤﴾ ص: 154

خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ﴿يوسف: ١٠٠﴾ ص: 163

إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿يوسف: ٢٨﴾ ص: 164

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿الفجر: ٢١﴾ ص: 166

لَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ ﴿يوسف: ٨٧﴾ ص: 167

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿ص: ٧٢﴾ ص: 167

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿يوسف:٩٢﴾ ص: 169

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا ـ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿البقرة: ٣٠﴾ ص: 171

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿آل عمران: ٦١﴾ ص: 171

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿يس: ٨٢﴾ ص: 176

وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا ﴿الحديد: ٢٨﴾ ص: 177

يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا ﴿الأنفال: ٢٩﴾ ص: 177

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ﴿المؤمنون: ٩٦﴾ ص: 189

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿الزمر: ٣٠﴾ ص: 189

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ ﴿ابراهيم: ٤٨﴾ ص: 189

قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿البقرة: ٢٣٨﴾ ص: 190

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿الشعراء: ٢١٤﴾ ص: 198

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿الرحمن: ٢٦﴾ ص: 199

إِذَا جَاءَ نَصرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴿النصر: ١﴾ ص: 199

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿طه: ٣٩﴾ ص: 199

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصارَىٰ ﴿البقرة: ١٢٠﴾ص: 203

يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿الروم: ٤﴾ ص: 212

هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿المزمل: ١٩﴾ ص: 212

إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ﴿الحجر: ٥٣﴾ ص: 214

وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿آل عمران: ١٣٩﴾ ص: 216

لَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿الأحزاب: ٦٢﴾ ص: 216

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴿المائدة: ٣﴾ ص: 219

لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿الهمزة: ٤﴾ ص: 220

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿البقرة: ١٣﴾ ص: 234-233

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿آل‌عمران: ١٣٩﴾ ص: 234

إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ﴿الأنبياء: ٣٦﴾ ص: 234

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿الكوثر: ٣﴾ ص: 235

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴿المائدة: ٦٧﴾ ص: 236

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ﴿البقرة: ١٣٧﴾ ص: 237

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ ﴿المؤمنون: ١٠١﴾ ص: 237

فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿القمر: ٥٥﴾ ص: 249

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ﴿الرعد: ١١﴾ ص: 260

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ﴿غافر: ٤٤﴾ ص: 263

وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ﴿يونس: ٢٧﴾ ص: 268

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ ﴿الفرقان: ٢٧﴾ ص: 271

مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ﴿يونس: ٢٧﴾ ص: 271

غِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ﴿هود: ٤٤﴾ ص: 273

يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ ﴿هود: ٤٤﴾ ص: 275-276
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿يس: ٥٩﴾ ص: 276
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿المائدة: ٨٣﴾ ص: 282
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴿الأعراف: ١٥٨﴾ ص: 292
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ﴿الإسراء: ٧٠﴾ ص: 296
دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿النجم: 8.9﴾ ص: 296
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿الأنعام: ٨٢﴾ ص: 305-306
سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿يس: ٥٨﴾ ص: 306
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿البقرة: ٢١٦﴾ ص: 307
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿النجم: ٣﴾ ص: 309
إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿النجم: ٤﴾ ص: 309
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿النساء: ٦٥﴾ ص: 309
قُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿طه: ١١٤﴾ ص: 309
رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿طه: ١١٤﴾ ص: 310

وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿القمر: ٢﴾ ص: 317

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ ﴿الأحقاف: ٣٥﴾ ص: 318-317

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

﴿الفرقان: ٢٧﴾ ص: 319

نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ﴿الرعد: ٤١﴾ ص: 345

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿الأعراف: ٧٨﴾ ص: 345

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ ﴿فصلت: ٥٣﴾ ص: 345

مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ﴿آل‌عمران: ١٤٥﴾ ص: 349

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿البقرة: ٢٤﴾ ص: 357

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ﴿العصر: ٣﴾ ص: 358

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿الرحمن: ١٣﴾ ص: 361

ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿آل‌عمران: ١١٢﴾ ص: 373

يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿يس: 1تا5﴾ ص: 398

أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا ﴿فصلت: ٣٠﴾ ص: 399

مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ﴿الملك: ٣﴾ ص: 400-401

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ﴿الزمر: ٧٣﴾ ص: 404

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿الشعراء: ٢٢٧﴾ ص: 407

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿الأنعام: ١٠٠﴾ ص: 407

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ﴿النساء: ١١٣﴾ ص: 408

سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿الضحى: ٥﴾ ص: 408

إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا ﴿مريم: ٢٦﴾ ص: 412

غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿الروم: ٢،3﴾ ص: 417

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿النصر﴾ ص: 422

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ

﴿آل‌عمران: ٩٢﴾ ص: 434

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿القدر: ١﴾ ص: 435

يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿الانسان: ٨﴾ ص: 437

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ

﴿الفيل: ١.٢﴾ ص: 442

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿ق: ٢٢﴾ ص: 470

تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿الأعلى: ١٦﴾ ص: 476

مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ﴿البقرة: ٢٥٥﴾ ص: 482
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿الأنعام: ٤٥﴾ ص: 482
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ﴿البقرة: ٢١﴾ ص: 484
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿هود: ١١٥﴾ ص: 496
قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ﴿الفرقان: ٧٧﴾ ص: 503
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿النازعات: ٧﴾ ص: 506
قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿الأنعام: ١٦٢﴾ ص: 513
إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ ﴿التوبة: ٦﴾ ص: 515
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿البقرة: ٦﴾ ص: 515
إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿المزمل: ١٥﴾ ص: 522
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿الزلزلة﴾ ص: 527
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ﴿البقرة: ٢٠﴾ ص: 536
رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ ﴿آل عمران: ١٩٣﴾ ص: 541
لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿غافر: ١٦﴾ ص: 552
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿الدخان: ١٠﴾ ص: 554

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ﴿يوسف: ٩٤﴾ ص: 560

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿الهمزة: ١﴾ ص: 565

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿نوح: ٢٦﴾ ص: 576

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿البروج: ١٢﴾ ص: 578

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿الأحزاب: ٣٣﴾ ص: 584

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ﴿التوبة: ٤٠﴾ ص: 590

وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿الضحى﴾ ص: 598

الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ ﴿البقرة: ٦٥﴾ ص: 601

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا ﴿آل عمران: ١٩١﴾ ص: 601

سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿القلم: ١٦﴾ ص: 606

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿المرسلات: ١٥﴾ ص: 607

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿الفيل: ٣﴾ ص: 621

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿الشمس: ٩﴾ ص: 621

وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿الشمس: ١٠﴾ ص: 621

وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ﴿الحشر: ٢﴾ ص: 628

إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴿التوبة: ١٠٣﴾ ص: 630

أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿الأحزاب: ٦١﴾ ص: 635

يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿الحج: ٢٧﴾ ص: 636

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

﴿البروج: ١١﴾ ص: 639

وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿البقرة: ٢٥٩﴾ ص: 652-653

إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم﴿طه: ٦٣﴾ ص: 652

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿الصافات: ٨٠﴾ ص: 664

لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿الإسراء: ٨٨﴾ ص: 666

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿فصلت: ٣٠﴾ ص: 681

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ﴿فصلت: ٣١﴾ ص: 681

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ﴿آل عمران: ٥٩﴾ ص: 683

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿الانسان: ٤﴾ ص: 683

مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ﴿النساء: ٣﴾ ص: 684

أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا ﴿الزمر: ٦٩﴾ ص: 685

ان آیات قرآنیہ اور احادیث شریفہ کا نمونہ جن کا سرقہ کر کے مرزا نے انھیں اپنی وحی میں شامل کیا

سرقہ کرنا تحقیق میں جرم شمار ہوتا ہے جو کسی محقق کی نہ صرف عدالت کو مجروح کرتا ہے بلکہ اس کی تحقیق کو بھی معیار تحقیق سے گرا کر ناقابل اعتماد بنا دیتا ہے۔ درج ذیل مرزا پر نازل ہونے والی وہ آیات ہیں جن کو مرزا نے قرآن و حدیث سے سرقہ کے بعد تخلیق کیا اور اپنی "امت" کو خبر دی کہ یہ اللہ کی طرف سے نعوذ باللہ اس کی طرف نازل کی گئیں ہیں۔ یقینا مرزا کا یہ سرقہ نہ صرف اس کی دیانت کو مجروح کرتا ہے بلکہ اس کے کذب کو بھی بدرجہ اتم ثابت کرتا ہے چہ جائیکہ ان کو اس کی نبوت کی دلیل میں پیش کیا جاسکے۔

1۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثله(ص26)

2۔ انا نبشرک بغلا م حسین(ص29)

3۔ھز الیک بجزع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا(ص32)

4۔قل انی امرت وانا اول المومنین(ص35)

5۔یقو لون انی لک ھذا (ص36)

6۔واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک(ص40)

7۔ اصحاب الصفة وما ادراک ما اصحاب الصفة تریٰ اعینهم تفیض من الدمع یصلون علیک ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وداعیا الی الله وسراجا منیرا۔ املوا(ص41)

8۔یجتبی من یشاء من عباده(ص48)

9۔یا اٰدم اسکن انت وزوجک الجنة یامریم اسکن انت وزوجک الجنة یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة(ص55)

10۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه

(ص57)

11۔ولوکان الایمان معلقا بالثریا لناله (ص58)

12۔انا انزلنا ہ قریباً من القادیان وبا لحق انزلنا ہ وبا لحق نزل صدق الله ورسوله (ص59)

13۔وکنتم علی شفا حفرة فا نقذکم منها(ص63)

14۔توبوا واصلحوا والی الله توجهوا وعلی الله توکلواواستعینوا با لصبر والصلوة (ص63)

15۔انت فیهم بمنزلة موسیٰ واصبر علیٰ مایقولون(ص66)

16۔یا ابراهیم اعرض عن هذا انه عبد غیر صالح (ص67)

17۔کنت کنز امخفیا فاحببت ان اعرف(ص70)

18۔ اذا جاء نصرالله الست بربکم قالوا بلیٰ(ص74)

19۔سلام علیکم طبتم فا دخلو ھا اٰمنین(ص75)

20۔انہ سمیع الدعاء(ص75)

21۔وعلمکم ما لم تکونوا تعلمون(ص75)

22۔ننجیک من الغم الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر(ص78)

23۔بیت الفکر وبیت الذکر ومن دخلہ کان اٰمنا(ص82)

24۔سلام علیک یا ابراھیم(ص82)

25۔ ام حسبتم ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من اٰیا تنا عجبا(ص85)

26۔ان یمسسک بضر فلا کاشف لہ الا ھو (ص89)

27۔ افلا یتدبرون امرک ولو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا(ص93)

28۔ یا یحیٰ خذ الکتاب بقوۃ خذھا ولاتخف سنیعدھا سیرتھا الاولیٰ(ص96)

29۔انی فضلتک علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعاً(ص99)

30۔ انا ارسلنا ہ شاھدا ومبشرا و نذیرا کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق کل شیئ تحت قدمیہ (ص119)

31۔ انا رآدوھا الیک لا تبد یل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید (ص128)

32۔ان الصابرین یوفی اجرهم بغیرحساب(ص130)

33۔لنحیینک حیاۃ طیبة(ص149)

34۔الذین تابوا واصلحوا اولئک اتوب علیهم وانا التواب الرحیم (ص150)

35۔ونمزق الاعداء کل ممزق(ص150)

36۔قل انی امرت وانا اول المؤمنین(ص158)

37۔یتربصون علیک الدوائر علیهم دائرۃ السوء(ص158)

38۔یاتیک من کل فج عمیق (ص163)

39۔وقالوا متی هذا الوعد (ص163)

40۔خروا له سجدا(ص163)

41۔انما امرک اذا اردت لشیئ ان تقول له کن فیکون (ص164)

42۔اصنع الفلک با عیننا ووحینا وقم وانذر فانک من المامورین لتنذرقوما مآ انذر اباؤهم (ص175-176)

43۔وان من شیئ الاعنده خزائنه(ص176)

44۔عجل جسد له خوار له نصب وعذاب (ص186)

45۔انما یؤخرهم الی اجل مسمی اجل قریب(ص189)

46۔کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل(ص197)

47۔ اصحاب الصفۃوما ادراک ما اصحاب الصفة ترى اعينهم تفيض من الدمع يصلون عليک ربنا اننا سمعنا منا ديا ينادى للايمان ربنا اٰمنا فاكتبنا مع الشاهدين (ص197)

48۔ لو كان الايمان معلقا با لثريا لنا له رجل من ابناءفارس (ص198)

49۔يكاد زيته يضيئ ولو لم تمسسه نار(ص198)

50۔ان العاقبة للمتقين (ص198)

51۔ ان كنتم فى ريب مما ايدنا عبدنا فاتوا بكتاب من مثله(ص204)

52۔لا تعجبواولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين(ص211)

53۔وهذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلاً (ص212)

54۔يااهل المدينة جاءكم نصر من الله وفتح قريب (ص229)

55۔الا ان نصرالله قريب(ص233)

56۔الا ان حزب الله هم الغالبون(ص235)

57۔ياتون من كل فج عميق(ص246)

58۔ليعلمن الله المجاهدين منكم وليعلمن الكاذبين(ص255)

59۔انما امرنا اذا اردنا شيئاان نقول له كن فيكون(ص256)

60۔فاصبر حتى ياتى الله بامره(ص268)

61۔جزاءسیئۃ بمثلھا(ص268)

62۔ ان الذین یصدون عن سبیل اللہ سینا لھم غضب من ربھم (ص271)

63۔اصبر ملیا ساھب لک غلاما زکیا(ص277)

64۔اذا مرضت فھو یشفی(ص281)

65۔یاتیک من کل فج عمیق(ص281)

66۔قل جاء کم نور من اللہ(ص296)

67۔انا اتیناک الکوثر فصل لربک وانحر (ص306)

68۔انا ارسلنا الیک شواظاً من نار(ص306)

69۔والموت اذا عسعس(ص313)

70۔انت مدینۃ العلم(ص320)

71۔قال لا خوف علیکم لاغلبن انا ورسلی(ص320)

72۔فبای حدیث بعدہ تحکمون(ص321)

73۔نصر من اللہ وفتح مبین(ص345)

74۔لا الہ الا انا فا تخذنی وکیلا(ص399)

75۔لعنۃاللہ علی الکاذبین(ص399)

76۔سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون(ص407)

77۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بشفاء من مثلہ(ص426)

78۔اناانزلناہ فی لیلۃ القدر انا انزلناہ للمسیح الموعود(ص435)

79۔ انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون(ص443)

80۔فاجآء ہ المخاض الی جذع النخلۃ قال یٰلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا ھزالیک بجزع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا(ص446)

81۔توثرون الحیاۃ الدنیا وفی الدین تقصرون(ص476)

82۔طلع البدر علینا من ثنیۃالوداع(ص481)

83۔انا انزلنا ہ فی لیلۃالقدر انا کنا منزلین(ص482)

84۔لولاک لما خلقت الا فلاک(ص525)

85۔ واذیمکربک الذی کفر، اوقدلی یا ھامان لعلی اطلع علیٰ الہ موسیٰ وانی لاظنہ من الکاذبین (ص546)

86۔من عادی ولیا لی فقد اذنتہ للحرب(ص549)

87۔وعلمک مالم تعلم(ص554)

88۔ یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم(ص562)

89۔لو اقسم علی اللہ لأبرّہ(ص579)

90۔رب اشعث اغبر لواقسم علی اللہ لأبرّہ(ص581)

91۔انما یرید اللہ لکم الیسر(ص585)

92۔اولٰئک قوم لا یشقی جلیسھم(ص587)

93۔احل لہ الطیبات(ص599)

94۔حٰمٓ تلک ایات الکتٰب المبین(ص601)

95۔لکم البشری فی الحیا ۃ الدنیا(ص618)

96۔یا یھا النبی اطعموا الجائع والمعتر(ص631)

97۔یغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتأخر(ص657)

98۔سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم(ص674)

99۔سیقول السفھاء ما ولّٰھم قل اللہ اعلم بتاویلہ (ص683)

100۔وانبتنا فیھا من کل زوج بھیج(ص684)

مرزا پر نازل ہونے والی انگریزی زبان میں وحی

مرزا صاحب پر انگریزی زبان میں بھی وحی نازل ہوئی ہے۔اس انگریزی کی فصاحت و بلاغت کے سامنے انگریزی دان اور اہل زبان بھی حیران وپریشان نظر آتے ہیں۔آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

(1)This is my enemy (25)

دس از مائی اینیمی

(2)I am quarreler. (43)

آئی ایم کوُرلر

(3)I love you (50)

آئی لویو

(4)I am with you (50)

آئی ایم ودیو

(5)I shall help you (50)

آئی شیل ہیلپ یو

(6)I can what I will do. (50)

آئی کین وہٹ آئی ول ڈو

(7)We can what we will do. (50)

وی کین وہٹ وی ول ڈو

(8)I am by Isa. (51)

آئی ایم بائی عیسیٰ

(9)Yes i am happy. (51)

یس آئی ایم ہیپی

(10)Life of pain. (51)

لائف آف پین

(11)God is coming by his army. (52)

گاڈاز کمنگ بائی ہز آرمی

(12)He is with you to kill enemy. (52)

ہی از ود یو ٹو کل اینیمی

(13)The days shall come when God shall help you. (77)

دی ڈیز شیل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو

(14)Glory be to this lord God maker of earth and heaven (77)

گلوری بی ٹو دس لارڈ گوڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہیون

(15)Though all men should be angry but God is with you. (78)

دوہ آل مین شڈ بی اینگری بٹ گوڈ از ود یو

(16)He shall help you. (78)

ہی شیل ہیلپ یو

(17)Words of God can not exchange. (78)

ورڈس اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج

(18)I love you. I shall give you a large party of Islam. (80)

آئی لویو۔آئی شیل گو یوءلارج پارٹی اوف اسلام

(19)You must do what I told you. (82)

یومسٹ ڈووہاٹ آئی ٹولڈیو

(20)You must do what I told you. (91)

یومسٹ ڈووہاٹ آئی ٹولڈیو

(21)Though all men should be angry but God is with you. (92)

دوآل من شڈبی انگری بٹ گاڈاز ودیو

(22)He shall help you. (92)

ہی شل ہلپ یو

(23)Words of God not can exchange. (92)

وارڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج

(24)I shall help you. (92)

آئی شیل ہیلپ یو

(25)You have to go Amritsar. (92)

یوہیوٹو گوامرت سر

(26)He halts in the Zilla Peshawer. (92)

ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور

(27)A word and two girls. (505)

اے ورڈاینڈٹو گرلز

(28)Life. (505)

لائف

(29)Word. (537)

وارڈ

(30)Life of pain. (601)

لائف آف پین

(31)Association. (613)

ایسو سی ایشن

(32)Assistant surgean. (449)

اسسٹینٹ سرجن

(33)Fair man. (403)

فیر مین

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی عبرانی زبان میں وحی

ایلی ایلی لما سبقتنی (ص 71)

مرزا صاحب پر نازل ہونے والی درج بالا وحی دراصل عہد نامہ جدید کی مسروقہ عبارت ہے۔انجیل متی کے مطابق (جیسا کہ نصاریٰ عقیدہ ہے)جب مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تو انہوں نے صلیب پر پکارا:

ایلی ایلی لما سبقتنی(Matthew 27:46)

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی پنجابی زبان میں وحی

مرزا قادیانی کی زبان پنجابی تھی۔یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اس پر دوسری زبانوں میں وحی آئے اور پنجابی زبان اس سے محروم رہے۔مرزا کی پنجابی شیطانی وحی درج ذیل ہے:

ا۔ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔(ص390)

2۔ عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی۔(ص390)

3۔واللہ! واللہ! سدھا ہو یا اولاّ۔(ص631)

4۔پٹی پُٹی گئی۔(ص681)

5۔ہن اُسد الیکھا خدا نال جا پیا اے۔(ص599)

مرزا پر فارسی زبان میں نازل ہونے والی وحی کے کچھ نمونے

1۔ شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم (ص29)

ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

2۔ نجرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (ص 77)

اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

3۔ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ (ص 79)

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

4۔ سلامت بر تو اے مرد سلامت (ص 247)

اے سلامتی والے شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔

5۔ رہا گو سفندان عالی جناب (ص 483)

عالی جناب کی بھیڑیں رہا ہیں۔

6۔ آہوئے مرگ (ص 483)

موت کے ہرن

7۔ دست تو، دعائے تو، ترحُّم ز خدا (ص 488)

تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔

8۔ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد (ص 503)

شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

9۔ رسیدہ بود بلائے دلے بخیر گزشت (ص 573)

بلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

10۔آید آں روزے کہ مستخلص شود(ص616)

وہ دن آرہاہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

11۔مباش ایمن از بازئی روزگار(ص638)

زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ رہ۔

12۔مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار(ص640)

ناپائیدار عمر پر بھروسہ نہ کر۔

مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں نازل ہونے والے اشعار کے بعض نمونے

قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نبی کریم ﷺ کے بارے میں سورۂ یس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿یس: ٦٩﴾

اور ہم نے اُن کو (یعنی نبیِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اُن کے شایانِ شان ہے۔ یہ (کتاب) تو فقط نصیحت اور روشن قرآن ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا گیا اور نہ ہی یہ ان کے شایان شان ہے مگر مرزا صاحب قادیانی پر مختلف زبانوں میں اشعار کی وحی بھی نازل ہوتی رہی ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں:

1۔ہر چہ باید نو عروسی را ہماں ساماں کنم

وانچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم (ص 30)

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لیے درکار ہو گا تمام سامان اس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔

2۔ ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما (ص 97)

وہ شخص ہر گز نہیں مرتا جس کا دل عشق سے زندہ ہو گیا صفحہ عالم پر ہمارا دوام ثابت ہے

3۔ کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے

جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب

خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا (ص 136)

4۔ چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج (ص 161)

5۔ منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی

کہ مے خواہد نگار من تہیدستان عشرت را (ص 162)

اگر تم خدا کو چاہتے ہو تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دور رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

6۔ مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

کجا بیند دل ناپاک روئے پاکِ حضرت را (ص 162)

موتی کے پیدا ہونے کے لیے صاف قطرہ چاہیے ایک ناپاک دل اس جناب عالی کے چہرہ کو کہاں دیکھ سکتا ہے

7۔الا اے دشمن نادان و بے راہ

بترس از تیغ برّانِ محمد(ص185)

8۔وانی انا الرحما ن ناصر حزبه

ومن كان من حزبی فيعلیٰ وينصر (ص 201)

9۔وبشرنی ربی وقال مبشرا

ستعرف يوم العيد والعيدُ اقرب (ص201)

10۔صادق آں باشد کہ ایام بلا

مے گزارد با محبت باوفا(ص255)

خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔

11۔ گر قضارا عاشقے گردد اسیر

بوسد آں زنجیر راکز آشنا(ص255)

اگر اتفاقا کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔

12۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے (ص272)

13۔ قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے (ص293)

14۔ کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے (ص294)

15۔ بر مقام فلک شدہ یارب

گر امیدے دہم مدار عجب (ص327)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے اب میں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر۔ (ص327)

16۔ ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے (ص334)

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی درج ہوا۔

17۔ مقام او مبیں از راہ تحقیر

بدورانش رسولاں ناز کردند (ص516)

اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

18۔امتنی فی المحبة والوداد

وکن فی ھذہ لی والمعاد

ولم یبق الھموم لنا فانّا

توکلنا علی رب العباد (ص663)

19۔طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد

خدائے من قدم راند بر رہ داؤد(ص93)

اے زاہد! میں تو کوئی زہد و تعبد کا طریقہ نہیں جانتا میرے خدا نے خود ہی میرے قدم کو داؤد کے راستہ پر ڈال دیا۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی بعض جھوٹی خود ساختہ سورتیں اور آیات

مرزا قادیانی کو اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا اور اس کے مطابق مرزا کے کلام کی مثل کوئی اور لکھنے پر قادر نہ ہو سکتا تھا۔ذیل میں ہم مرزا کی بعض خود ساختہ سورتیں اور آیات ذکر کر رہے ہیں مگر خیال رہے کہ مرزا صاحب کا کلام عربی نحو و صرف اور فصاحت و بلاغت کا پابند نہیں۔

1۔اشکر نعمتی رئیت خدیجتی (ص29)

2۔الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم الا انها فتنة من الله ليحب حبا جما حبا من الله العزيز الاكرم عطاء غير مجذوذ (ص69)

3۔الخير كله فى القرآن كتاب الله الرحمن اليه يصعد الكلم الطيب (ص78)

4۔ اعلم ان زوجة احمد واقاربها كانوا من عشيرتى وكانوا لا يتخذون فى سبل الدين وتيرتى بل كانوا يجترء ون على السيئات وانواع البدعات وكانوافيها مفرطين فا لهمت من الرحمان انه معذبهم لو لم يكونوا تائبين (ص106)

5۔ اصحاب الصفۃوما ادراک مااصحاب الصفۃ ترٰی اعینہم تفیض من الدمع یصلون علیک ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ربنا امنافاکتبنا مع الشاھدین شانک عجیب واجرک قریب ومعک جند السمٰوٰت والارضین (ص197)

6۔کلام افصحت من لدن رب کریم (ص290)

7۔ ھل اتاک حدیث الزلزلۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان ما لھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا (ص527)

8۔ ترد علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ ردعلیھا روحھا وریحا نھا (ص529)

9۔ (۱) والضحی والیل اذا سجی ماودعک ربک وما قلیٰ (۲) انی معک ومع اھلک (۳)انی معک یا ابراھیم(۴)انی مبارک (۵) مابقی لی ھم بعد ذالک (ص620)

10۔(۱) خیر اور نصرت اور فتح انشاءاللہ تعالیٰ(۲)ما منا الا لہ مقام معلوم (۳) ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء(۴) قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا (۵) وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً (۶)حنیف مسیح (ص621)

11۔ (۱)امثال الرحمۃ۔ اول الذکر واٰخر الذکر(۲) حٰمٓ تلک اٰیات الکتاب المبین (۳) لاتذروہ جاریۃ(۴) کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔(ص636)

12۔(۱) احسن اللہ امرک (۲)احسن اللہ امری(۳)یاتین من کل فج عمیق(۴)امید سے بڑھ کر(۵)رعایامیں سے ایک شخص کی قوت(۶)فتح(ص636)

13۔الارض والسماء معک کما ھو معی (ص249)

مرزاپر نازل ہونے والی عجیب وغریب وحی جس کا مطلب مرزاکو معلوم نہ تھایامرزاکاوحی سمجھنے میں غلطی کرنا

مرزاصاحب پر نازل ہونے والی وحی کے معنی بعض اوقات مرزاصاحب کو بھی معلوم نہیں ہوتے تھے۔مرزاکااپنی وحی کے معنی کوخود سمجھنے سے قاصر رہنا،ان کی تفہیم کے لیے لغت دیکھنااور دوسروں سے پوچھنااس بات کی دلیل ہے کہ مرزااپنے دعاوی میں جھوٹا تھا۔مفتی صادق قادیانی لکھتاہے:

> فرمایا:جب تصنیف وتحریر کے وقت بے تکلف مضامین اور الفاظ آتے جائیں بلکہ بعض الفاظ پہلے لکھ لیے جاتے ہیں ان کے معنی بعد میں لغت میں دیکھنے سے معلوم ہوتے ہیں تویہ بھی ایک سلسلہ الہام کامعلوم ہوتاہے۔(ذکر حبیب:ص:190)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

فرمایا: اب ہم اس طرح قلم برداشتہ لکھتے جاتے ہیں کہ گویا ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کیا لکھ رہے ہیں۔ (ذکر حبیب: ص:200)

اس قسم کی جھوٹی وحی کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

1۔ ہو شعنا۔ نعسا (ص80)

2۔ ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور (ص92)

3۔ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں.. اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن۔ عمر۔ براطوس یا پلاطوس

یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں ہو شعنا۔ نعسا (ص91)

4۔ الہام ہوا: توپہ یا طوپہ

فرمایا عبرانی لغت میں تلاش کرو شاید کہ یہ عبرانی لفظ ہو۔ (ص 658)

اس الہام کو جسے مرزا صاحب عبرانی زبان کے کلمات سمجھ کر اپنے چاہنے والوں کو عبرانی لغت میں تلاش کرنے کی نصیحت فرمارہے ہیں اس کے بارے میں مرزا صاحب کا مرید اور ذکر حبیب کا مصنف مفتی صادق قادیانی لکھتا ہے:

حضرت صاحب کو الہام ہوا" توپہ "یا طوپہ" فرمایا عبرانی لغت میں تلاش کرو۔ شاید کہ یہ عبرانی لفظ ہو۔ میں نے عرض کی عبرانی میں حرف "پ" نہیں ہوتا اس واسطے یہ لفظ عبرانی نہیں ہو سکتا۔ (ذکر حبیب، مفتی محمد صادق: ص:174، ضیاء الاسلام پریس ربوہ، چناب نگر)

5۔ آئی ایم کوَرلر

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اسی وقت ایک انگریز خوان سے اس انگریزی فقرہ کے معنی دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں۔(ص43)

6۔ایلی اوس

آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔(ص71)

7۔ میں نے براہین احمد میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کیے ہیں۔ (ص75،حاشیہ)

8۔

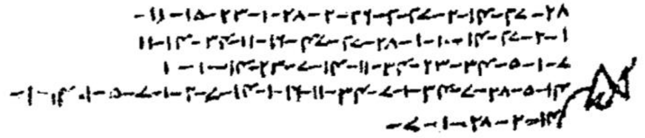

(ص157)

یہ اعداد اور ان کے اندر کی چابی سب الہام کا حصہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر انشاءاللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہو گی۔(حاشیہ،ص157)

9۔ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہو گی۔۔۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔(ص161)

10۔میں نے جو اپنی نسبت خوابیں اور الہامات دیکھے میں ان سے حیران ہوں دو مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرض طاعون ہو گئی ہے اور ورم طاعون نمودار ہے۔ معلوم نہیں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔(ص262-263)

11۔آج صبح جب میں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہوا مگر افسوس ہے کہ ایک حصہ اس کا یاد نہیں رہا۔ (ص388)

12۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔وہ کچھ بولتی ہے۔سب فقرات یاد نہیں رہے۔(ص492)

13۔پیٹ پھٹ گیا۔

(معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)(ص568)

14۔علم الدَّرمان223

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔اس کے آگے 223 کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔(ص572)

نوٹ از حضرت خلیفہ المسیح الثانی

علم عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں جاننا اور درمان ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہیں "علاج"،یعنی علاج کا علم۔15 اکتوبر سے 223 دن کے بعد ہو جائے گا۔اب دیکھنا چاہیے کہ 15 اکتوبر سے دو سو تئیسواں دن کونسا ہے سو حساب لگا کر دیکھو کہ وہ دن 25 مئی 1907 ہے۔چنانچہ اس الہام کے مطابق حضرت اقدس 26 مئی کو فوت ہوئے۔(حاشیہ،تذکرہ 572)

گویا کہ مرزا قادیانی جس پر یہ وحی ہوئی وہ اس کی مراد نہ جان سکا مگر بعد میں اس کے خلیفہ ثانی پر اس کے معنٰی واضح ہوئے، نیز یہ کہ وہ الہام جو مرزا کی اپنی موت کے بارے میں تھا وہ اسے معلوم نہ ہو سکا۔

15۔ بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔۔۔

معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔(ص589)

16۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔(ص592)

واقعات نے بتادیا کہ اس میں حضرت مسیح موعود کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ جب لاہور میں حضور کی وفات ہوئی باوجودیکہ وہاں ہی صندوق تیار کیا گیا تھا اور بٹالہ تک آپ کو صندوق میں رکھا گیا مگر پھر کسی مصلحت کے ماتحت جنازہ صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لایا گیا۔(حاشیہ،تذکرہ:ص592)

گویا کہ اس الہام میں بھی مرزا کو اپنی موت کا علم نہ ہو سکا۔

17۔قرت قرت قرت(ص643)

ان عجیب وغریب کلمات کا کیا معنی ہے؟ یہ صرف مرزا قادیانی کے پاس آنے والا ٹیچی ٹیچی ہی بتا سکتا ہے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی میں اس کے ذکر کردہ درجات ،مراتب ،دعوے اور نام

یہاں ہم مرزا کی جھوٹی وحی میں بیان کردہ اس کے بلند دعاوی، کفریہ کلمات اور وہ باتیں ذکر کریں گے جن سے اس کا جھوٹا ہونا اور غائب الدماغ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

1۔گو یا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔(ص 15)

2۔هز الیک بجذع النخلة۔۔۔یہ حضرت مریم کو اس وقت وحی ہوئی تھی کہ جب ان کا لڑکا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہواتھا اور وہ کمزور ہوئی تھیں۔اور خدا تعالیٰ نے اس کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا اور مریم صدیقہ کی طرح مجھے بھی حکم دیا کہ وکن من الصالحین الصدیقین۔دیکھو صفحہ 242 براہین احمدیہ۔پس یہ میری وحی یعنی هز الیک اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صدیقیت کا جو حمل تھا اس سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور جب تک وہ کمزور رہا صفات مریمیہ اس کی پرورش کرتی رہیں اور جب وہ اپنی طاقت میں آتا تو اس کو پکارا گیایا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ۔دیکھو 556 براہین احمدیہ۔یہ وہی وعدہ تھا جو سورہ تحریم میں کیا گیا اور ضرور تھا کہ اس وعدہ کے موافق میں اس امت میں سے کسی کا نام مریم ہوتا اور پھر اسی طرح یہ ترقی کرکے اس سے عیسیٰ پیدا ہوتا اور وہ ابن مریم کہلاتا سووہ میں ہوں۔وحی هزی الیک مریم کو بھی

ہوئی اور مجھے بھی مگر باہم فرق یہ ہے کہ اس وقت مریم ضعف بدنی میں مبتلا تھی اور میں ضعف مالی میں مبتلا تھا۔ (نزول المسیح صفحہ 163،روحانی خزائن جلد 18،ص541)

(حاشیہ تذکرہ 33-32)

3۔(ج)جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودہویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجد د ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ الرحمن علم القرآن (تا) وانا اول المومنین۔ (کتاب البریۃ ص168،حاشیہ ،رحانی خزائن جلد13 ،ص201)(د) اس الہام کی رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کیے ہیں اور میرا نام اول المومنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔(ضرورۃ الامام31، روحانی خزائن جلد 13،ص502) (حاشیہ تذکرہ،ص35)

4۔میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔(ص37)

5۔اے صدیق (ص53)

6۔اے آدم۔اے مریم۔اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔(ص55)

حاشیہ: حضرت مسیح موعود ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں : مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں ہے بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے۔یعنی یا مریم اسکن کہا جائے۔۔۔۔اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور قرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے او رکبھی دنیا کی خوشی اور فتحیابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔(حاشیہ،تذکرہ:ص55-56)

7۔میری یاد داشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا تھا۔فاجاھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یا لیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔(حاشیہ تذکرہ،ص56)

8۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔۔۔کتاب الولی ذوالفقار علی یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔اس بناء پر بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔ (حاشیہ تذکرہ 58)

9۔اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کوذوالفقار علی فرمایا۔(حاشیہ،تذکرہ:58)

10۔انا انزلنا ہ قریباً من القادیان۔(ص59)

اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتاہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشن گوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا۔۔۔اب جو ایک نئے الہام سے بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اس پہلے الہام کے معنی بھی اس سے کھل گئے۔۔۔اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عندالمنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔(ازالہ اوھام ، ص75-73،حاشیہ۔روحانی خزائن جلد3، ص138-139)(حاشیہ،تذکرہ:59)

اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے روسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔(ص61)

11۔انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ (ص66)

تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔۔۔الہام مذکورہ بالا میں اس عاجز کو تشبیہ حضرت موسیٰ سے دی گئی (ص66)

12۔قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔(ص 77)

13۔اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے۔(ص79)

14۔اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔(ص81)

15۔حجۃ اللہ القادر وسلطان احمد مختار (ص88)

16۔اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کررہا تھا۔(ص92)

17۔یا یحیٰ (ص96)

18۔یاعبدالرافع(ص97)

19۔میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ، کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (حاشیہ99)

20۔مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔(ص99)

21۔عاجز مولف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہواہے کہ نبی ناصری اسرائیلی(مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی ،فروتنی وغربت وتذلل وتواضع سے اصلاح خلق کے لیے کوشش کرے۔(ص99)

22۔ہم نے اس بچہ (مرزا کے بیٹے کو)شاہداور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے۔(ص119)

23۔فارس کی اصل میں سے ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہو گا۔(ص136)

24۔پس خدا تعالیٰ نے ان کے لیے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثیل مسیح اپنی قدرت کا ملہ سے بھیج دیا۔(ص137)

25۔ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلا یا ہے کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ

مہدی وقت وعیسیٰ دوراں　　　　ہر دور اشہسوار مے بینم

یعنی وہ آنے والا مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا دو نوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کرے گا۔(ص139)

26۔ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث آنے والا جو ابو داؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیش گوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رو سے ایک ہی تھیں۔یعنی ان دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔(ص142-141)

27۔یہ پیشگوئی جو ابو داؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماورائے نہر سے یعنی سمر قند کی طرف سے نکلے گا جوآل رسول کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیاہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحدالمضمون ہیں او ر دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔(ص142)

28۔چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الایات بعد المأ تین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگااور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے :غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کردیتاہے۔(ص144)

29۔ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں کہ ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا اور اس نے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ دین محمدی ہے جو مجسم ہو کر نظر آیا ہے اور میں نے اس کو تسلی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پاجائے گا۔(ص145)

30۔ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔(ص149)

31۔خداتعالیٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیاہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے۔(ص149)

32۔اس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی۔(ص150-149)

33۔میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیا ل اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہوگیاہوں یا اس شئ کی طرح جسے کسی دوسری شئ نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کرلیا ہو یہاں تک کہ اسکا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔اس اثنا ء میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہا ں کرلیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اسکے اعضاء اور میری آنکھ اسکی آنکھ اور میرے کان اسکے کان اور میری زبان اسکی زبان بن گئی تھی۔میرے رب نے

مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اسکی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔سو نہ تو میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔

اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اسکی طرف کھینچا گیا۔پھر میں ہمہ مغز ہوگیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔پس میں اس شئی کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔اس حالت میں ،میں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا الوہیت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔چنانچہ اس کی گرفت سے میں با لکل معدوم ہوگیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہُوِیَّت سے

قطعاً نکل چکا ہوں۔اب کوئی شریک اور مناظر روک کرنے والا نہیں رہا۔خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں ،میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔سومیں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اسکے خلق پر قادر ہوں۔پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انَّا زَيَّنَّا السَّمَآءالدُّنیَا بِمَصَابِیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کریں گے۔پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا اَرَدْتُّ اَنْ اَستَخْلِفَ فَخَلَقت اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنا الاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْم۔

(کتاب البریّہ ،ص 78-79،روحانی خزائن ،جلد 13،ص103-105)

ایک دفعہ کشفی رنگ میں ، میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھرمیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔

(ص152-153-154)

34۔بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔(ص158)

35۔مرادتک حاصلة ، (تیری مرادیں حاصل ہوں گی)

یہ الہام قرآن کریم میں لکھا ہوا دکھلایا گیا۔(ص165)

کیامرزائی یہ کلمات قرآن میں لکھے ہوئے دکھا سکتے ہیں؟یقینا یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بہت بڑا بہتان ہے۔

36۔اے علی (ص169)

37۔موسیٰ (ص170)

38۔نمونہ مسیح و مسیح موعود(ص171)

39۔میں مامور ہوں(ص171)

40۔مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لیے آئیگا تو میں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہوگا۔ (ص173)

41۔جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتا بعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے اور تو مسیح موعود ہے۔(ص191)

42۔عبد القادر(ص199)

43۔مہدی مسعود اور مسیح موعود۔(ص209)

44۔تو ہمارے پانی میں سے ہے۔(ص233)

45۔امام (ص239)

46۔میں خدا کی طرف سے ہوں اور کسی خونی مسیح ،اور خونی مہدی کا انتظار کرنا جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیا ل ہے یہ سب بے ہودہ قصے ہیں۔(ص251)

47۔جہان کانور (ص258)

48۔خدا کاوقار(ص258)

49۔کلمۃالازل (ص258)

50۔خدا کا نور(ص258)

51۔میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے۔(ص267)

52۔گورنر جنرل (ص285)

53۔ہم نے احمد کویعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔(ص288)

54۔میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلاف کا حکم ہوں۔(ص294)

55۔سوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا، رُودّر گوپال(ص311)

56۔اوتار اور کرشن(ص311)

57۔ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود۔(ص311)

58۔کرشن میں ہی ہوں۔(ص312)

59۔آریوں کا بادشاہ (ص313-312)

60۔میرا نام مسلمان رکھا۔(ص314)

اس قدر کفریات بکنے کے بعد مرزا کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟

61۔مشرب الحسن ،حسن کا دودھ پیئے گا۔(ص314)

62۔مدینۃ العلم(ص320)

63۔سب سے بڑا نام۔(ص320)

64۔ابراہیم (ص320)

65۔مظہر الحی زندہ خدا کا مظہر(ص321-320)

66۔نبی کی گود میں پرورش (ص320)

67۔یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ (ص322)

68۔آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔(ص324)

69۔مرزا میں خون حیض (ص326-325)

یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلادے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنادیا ہے۔اور وہ لڑکا جو اس خون سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خون حیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے۔اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خون حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔اب اس پاک لڑکے میں خون حیض کی تلاش کرنا حمق ہے۔وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام زکی بن گیا اور اس کے لیے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔(ص326-325)

70۔خدا کی اولاد (ص326)

71۔نام سلطان القلم(ص333)

72۔قلم کا نام ذوالفقار علی(ص333)

73۔جیسے خدانے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بلاواسطہ کسی استاد یامرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔(ص336)

74۔اللہ تعالیٰ نے اب تک ہمارے ہاتھ سے ہزار ہا روحانی مردہ زندہ کئے ہیں اور کررہا ہے۔(ص339)

75۔اپنے والد کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا(ص342)

76۔ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔(ص343)

77۔انت منی وانا منک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔
(ص345-346)

78۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔
(ص354)

79۔میں نے ان کو بلاکر کہا دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیررہاہوں اور میرے خدا کافضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔(ص365)

80۔صاعقہ (ص367)

81۔صادق (ص367)

82۔میں مصر کے دریائے نیل پرکھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتاہوں۔(ص373)

83۔یا احمد جعلت مرسلا اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنی جیسے کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نا م کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا سو اسی طرح برو زکے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے نبوت اس سے منفک نہیں ہوسکتی۔(ص405)

84۔اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لیے ایک عام رحمت کرکے بھیجا ہے۔ (ص408)

85۔تمہارا نام ہے علی باس۔(ص423)

86۔ انت منی بمنزلة عرشی ۔تو میرے نزدیک بمنزلہ عرش کے ہے۔ (ص427)

87۔اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اس طرح وہ بنی اسرائیل ٹھرے۔(ص452)

88۔خاتم الخلفاء(ص453)

89۔آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔محمد مفلح (ص471)

90۔لاغلبن انا ورسلی ، میں اور میرے رسول غالب رہیں گے ۔ (ص540)

اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیاہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایاہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔
میں آدم ہوں۔میں شیث ہوں۔میں نوح ہوں۔میں ابراہیم ہوں۔میں اسحاق ہوں۔میں اسماعیل ہوں۔میں یعقوب ہوں۔میں یوسف ہوں۔میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہرا تم ہوں۔یعنی ظلی طو رپر محمد اور احمد ہوں۔(حاشیہ،تذکرہ:540)
91۔شیخ مسیح (ص550)
92۔امتی نبی:یہ وحی الٰہی کہ خداکی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنابڑا کام کیا اس کے یہ معنٰی ہیں کہ خدا نے اس زمانے میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کا م کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتیؐ ہے اور ایک پہلو سے وہ نبی۔کیوں کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتَم بنایا۔یعنی آپکو افاضہ کمال کے لیے مہر دی جو ؔکسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کأنبیاءبنی اسرائیل یعنی میری امت کے

علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔اور بنی اسرائیل میں اگر چہ بہت نبی آئے مگر انکی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوّتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔اسی وجہ سے میری طرح انکا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ،بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلا ئے اور براہ راست انکو منصب نبوت ملا اور انکو چھوڑ کر جب اور بنی اسرئیل کا حال دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو رشد اور صلاح اور تقویٰ سے بہت ہی کم حصہ ملا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی امت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی اور کوئی شاذو نادر ان میں ہوا تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ،ص 96-97حاشیہ ،روحانی خزائن ، جلد22 ،ص99-101حاشیہ)

(حاشیہ،تذکرہ:555)

93۔اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدانہ کرتا۔(ص556)

94۔تو جس بات کا ارادہ کرتاہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (ص560)

95۔توخدا کا مرسل ہے۔(ص562)

96۔بادشاہ۔(حاشیہ،ص562)

97۔شفیع اللہ(ص566)

98۔ما انا الا کالقرآن میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔(ص570)

99۔سلطان عبد القادر (ص599)

100۔اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالٰی نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یأ تو ن من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔ (ص623)

یأتون من کل فج عمیق ، نہ جانے یہ آیت مرزا کو قرآن مجید میں کہاں نظر آئی۔ مرزا کو یہ الہام بھی شیطان نے کیا ہو۔

101۔اے نبی (ص631)

102۔امام مبارک (ص635)

103۔یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں (ص653)

104۔حجر اسود میں ہوں (ص29)

مرزا قادیانی کی الہامی کتاب میں مذکور اس کو لاحق بیماریاں

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں

مرزا کی اپنی تحریر کے مطابق انبیاء خبیث امراض سے محفوظ و مامون رکھے جاتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی خود بہت سی خبیث مہلک بیماریوں میں مبتلا تھا نیز کئی بار مرتے مرتے بچا۔ مرزا کہتا ہے:

> انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالٰی کے مامور خبیث اور ذلیل بیماریوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ مثلاً آتشک ہو، جذام ہو یا اور کوئی ایسی ذلیل مرض۔ یہ بیماریاں خبیث لوگوں ہی کو ہوتی ہیں الخبیثت للخبیثین (النور27)۔

(ملفوظات جلد اول، ص397)

اب ہم ذیل میں مرزا کی ان بیماریوں کا تذکرہ کریں گے جو اس کے خود تخلیق کردہ مجموعہ وحی میں درج ہیں:

1۔برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں تپ سے سخت بیمار ہوا۔اس قدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔(ص 11)

2۔مجھے ایک قسم کا سخت قولنج(وہ درد جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے) تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔سو لہ دن برابر ایسی حالت رہی۔(ص25)

3۔ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔۔۔۔میری حالت مرد می کا لعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لیے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔۔۔کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔(ص98)

4۔ایک دفعہ مجھے علی گڑھ میں جانے کا اتفاق ہوا اور مرض ضعف دماغ کی وجہ سے جس کا قادیان میں بھی کچھ مدت پہلے دورہ ہوچکا تھا میں اس لائق نہیں تھا کہ زیادہ گفتگو یا اور کوئی دماغی محنت کا کام کرسکتا۔(ص136)

5۔اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔(ص146)

6۔اسی طرح ایک دفعہ زحیر (پیچش)اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی۔ (ص157)

7۔مجھے اپنے مرض ذیابیطس کی وجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھوں کی بینائی کم ہوجایا کرتی ہے اور نزول الماء ہوجاتا ہے۔۔۔۔قریباً اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں کہ اس مرض میں آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے۔ (ص227)

8۔مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔(ص267)

9۔ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا۔(ص281)

10۔رات ایک پھنسی نے جو کئی دن سے نکلی ہوئی ہے اور ساتھ ہی خارش نے تنگ کیا۔(ص331)

11۔حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپیٹا ہواتھا فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہورہی ہے اس لیے میں نے باندھ لیا ہے۔(ص369)

12۔25جنوری1903ء کو حضرت اقدس نے رؤیا سنائی کہ مجھے کھانسی کی کمال تکلیف تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جائفل دے رہے ہیں کہ اسے منہ میں رکھو۔ (ص375)

13۔ابھی دوچاردن ہوئے ہیں کثرت پیشاب اور اسہال کی وجہ سے میں مضمحل ہوگیاتھا۔(ص385)

14۔اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔(ص403)

15۔ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا۔میں نے خیا ل کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔صرف دوچاردن ہیں اگراسی طرح دورد گردہ میں مبتلارہاجوایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیفً نہیں ہوسکے گا۔(ص411)

16۔کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی۔(ص422)

17۔27جنوری1905ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس (ورم) سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔(ص442)

18۔پھر بعد اس کے مجھے 18مارچ1905ء کو بخار ہوا۔پیشاب نہا یت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ بہت ساخون نکلا۔(ص446)

19۔گھر میں طبیعت علیل تھی۔بہت سر درد بخار او ر کھانسی بھی تھی۔ (ص464)

20۔دورہ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔(ص478)

21۔عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے۔بجز دووقت ظہر اور عصر کے نماز کے لیے بھی (مسجد میں) نہیں جا سکتا۔اور اکثر بیٹھ کر

نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطر ناک دوران سر شروع ہوجاتاہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم با لکل بیکار ہور ہا ہے۔ اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہوگئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔گویا مسلوب القویٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراض رحم وجگرد امنگیر ہیں۔(ص529)

22۔مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اب میری حالت با لکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گو یا بدن میں روح نہیں تھی۔ (ص529)

23۔ہاں دومرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصے میں ،اوپر کے حصے میں دوران سر اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔(ص530)

24۔یک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہوگیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی۔۔۔۔مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ساتھ ہی سخت درد تھی۔دل میں گھبراہٹ تھی کروٹ بدلنا مشکل تھا۔رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا۔(ص564)

25۔مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بے تاب ہوجاتاتھا اور ہولناک عوارض پیداہو جاتے تھے۔اور مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہوگیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہو تاہے۔۔۔۔۔۔۔دوسری مرض ذیابیطس تخمینا بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے۔۔۔۔۔۔۔اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتاہے اور یا کار بنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتاہے جو مہلک ہوتا ہے۔(ص583)

26۔ایک دفعہ ہم کو سخت درد گردہ تھا۔کسی دوا سے آرام نہ ہوتاتھا۔ (ص612)

27۔کئی دنوں سے ابتلاؤں کا سامنا تھا۔بیس پچیس دن رات تو میں سویا بھی نہیں تھا۔(ص619)

28۔میں کئی روز بہت بیمار رہا صحت خراب ہوگئی ہے۔(ص664)

29۔حضرت مسیح موعود کو شدید کھانسی ہوئی۔۔۔اور بعض اوقات ایسا لمبااوچھو آتا تھاکہ معلوم ہوتاتھاکہ سانس رک جائے گا۔(ص673)

30۔ایک مرتبہ حضرت اقدس کو خارش کی بہت سخت شکایت ہوگئی۔تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔(ص685)

31۔حضرت اقدس کو درد صلب ہوا تھا۔(حاشیہ تذکرہ ص351)

ان تمام بیماریوں کے باوجود مرزا کو شیطانی الہام ہوا:

ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے(تذکرہ ص685)

یہ شیطانی الہام بھی استفہامی انداز میں ہو گا جس کو مرزا بشارت سمجھ رہا تھا نیز مرزا صاحب کا ان بیماریوں میں مبتلا ہونا ان کی اپنی بات کے مطابق مقام نبوت کے خلاف ہے جو ان کے جھوٹ کو ثابت کر رہا ہے۔

متفرقات

اس باب میں ہم مرزا کی جھوٹی وحی میں ذکر توہین آمیز جملوں، تعلیوں اور دجل وفریب پر مبنی خود ساختہ متفرق الہامات کا ذکر کریں گے۔

1۔باوانانک مسلمان تھے۔(ص12-13)

2۔میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔(ص15)

3۔حضرت فاطمہ زہراء میرے پاس آئیں میں لیٹا ہوا تھا۔آپ بیٹھ گئیں اور میرا سر اپنی ران [5] پر رکھا اور شفقت فرمانے لگیں۔(حاشیہ،تذکرہ:ص18)

---

[5] خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتہائی باپردہ اور پاکیزہ خاتون تھیں۔آپ کے اخلاق حسنہ امت کے لیے مشعل راہ ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا:یا أهل الجمْع نكسوا رؤسكم و غُضّوا أبصاركم حتى تمر فاطِمَة بِنْت مُحَمَّد على الصراط فتمر مع سبعين الف جارية من الحور العين كمر البرق " (الصواعق المحرقۃ: ص190)"یعنی اے اہل محشر اپنے سروں کو نیچے کر لو اور اپنی نگاہوں کو جھکا لو یہاں تک

4۔مجھے الہام ہوا۔والسماء والطارق۔اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی (والد کے انتقال پر) خدا تعالیٰ کے طرف سے ہے۔(ص19)

5۔رانی (ص20)

6۔وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہوگیا۔(ص24)

7۔فرشتے کا نام شیر علی (ص24)

8۔سادات میں نکاح کیا(یعنی مرزا صاحب غیر کفو تھے) (ص29)

9۔بیوہ سے نکاح ہونے کا الہام پورا نہ ہوا۔(ص31)

10۔یا احمد یتم اسمك ولا یتم اسمی اے احمد تیرا نام پورا ہوجائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ (ص39-40)

11۔قادیان کا نام قرآن شریف میں بھی لکھا ہوا ہے۔(ص60)

12۔تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔(ص60)

13۔محمد حسین بٹالوی ھامان۔(ص68)

14۔ابولہب محمد حسین بٹالوی (ص69)

کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی ستر ہزار کنیز حوروں کے ساتھ بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔"یقینا بنت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ بات کہنا انتہائی درجے کی توہین اور بے ادبی ہے۔

15۔قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔(ص77)

16۔بیت الفکر اور بیت الذکر (ص83)

17۔قرآن بعض جگہ انسانی عربی گریمر صرف و نحو کے مطابق نہیں چلتا۔
(حاشیہ،تذکرہ:ص91)

18۔ابدال شام اور عرب کے عباد اللہ مرزا کے لیے دعا کرتے ہیں۔
(ص100)

19۔خدا کا حاکم کی صورت میں مشتمل ہونا اور سرخی کا نشان۔
(ص101)

20۔خدا کرسی پر بیٹھا ہے۔(ص102)

21۔رمی شہب ثاقب او ر الہامی بشارتیں۔(ص104-105)

22۔بشیراور عنموائیل کی بشارت(ص110)(حاشیہ ،،تذکرہ:ص110)

23۔ایک اور نکاح کی بشارت (ص113)

24۔لڑکی پیدا ہوئی۔۔۔۔پیش گوئی غلط نکلی۔(ص114)

15اپریل1886ء میں لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام عصمت رکھا گیا۔(حاشیہ ،،تذکرہ:ص114)اس کے بعدبشیراول 7 اگست 1887کو پیدا ہوا اور 4نومبر 1888ءکو فوت ہوا۔(حاشیہ،،تذکرہ:ص120)

25۔مرزا صاحب کو ایک انگریز نے دھوکہ دہی سے لدھیانہ سے پہلے ہی ٹرین سے اتروا دیا۔(ص121)

26۔1888ءبیعت کی اجازت (ص133-134)

بیعت اولیٰ لدھیانہ میں 20رجب 1306ھ مطابق 23مارچ 1889ء بروز شنبہ کو ہوئی (حاشیہ،ص134)

27۔پانچ طور کا سلسلہ (ص137) (حاشیہ،تذکرہ:ص137)

28۔دمشق اور قادیان(ص203,141-202)

29۔قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کیے گئے ہیں (ص141)

30۔آدم کا سن پیدائش (ص144-145)

31۔مسمریزمی اور عمل الترب(ص145-146)

32۔مغرب سے سورج کا طلوع ہونا (ص147)

33۔مسیح فوت ہوچکا ہے (ص148)

34۔قرآن میں مثالی طور پر ابن مریم کا ذکر(ص149)

35۔میں خود خدا ہوں (ص152)

36۔اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی(ص152)

37۔الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی (ص153)

38۔الوہیت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی (ص153)

39۔خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا (ص154)

40۔میں نے آسمان وزمین کو پیدا کیا (ص154)

41۔عورت مجھ سے بغل گیر ہوگئی(ص159)

42۔روشن بی بی(ص159)

43۔محمدی بیگم سے نکاح کی بشارت۔(ص160,181-113,125)

44۔میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں (ص169)

45۔حضرت عیسیٰ کی روح کا روحانی نزول (ص170)

46۔مسیح کا تین مرتبہ دنیا میں نازل ہونا (ص171)

47۔دجال سے مراد دجالی خیالات کی ایک زنجیر ہے(ص180)

48۔تو مسیح موعود ہے (ص191)

49۔آتھم ھاویہ میں گرادیا جائے گا (ص192)

(حاشیہ،،تذکرہ:ص192-193,211-212)

50۔میرا نام فتح اور ظفر ہے(ص202)

51۔لیلۃ القدر(ص202)

52۔میں اس (انگریز) گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں۔ (ص205)

53۔مسیح کی روحانی لڑائیاں (ص207)

54۔مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال تھا (ص207)

55۔خسوف وکسوف(ص208)

76۔برہنہ آدمی مجھ سے بغلگیر ہوا(ص224)

57۔سیٹھ عبد الرحمن فرشتہ کے رنگ میں(ص225)

58۔وھذا تذکرۃ فمن شآء اتخذ الی ربہ سبیلا۔(ص238)

59۔اگرمیں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کردوں۔(ص244)

60۔محمد حسین بٹالوی دوبارہ رجوع کرے گا۔(ص247-248)

(حاشیہ،،تذکرہ:ص248,607)

مرزاکی یہ پیشن گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی بٹالوی صاحب نے قادیانیت سے توبہ کے بعد اس کی طرف رجوع نہ کیا۔

61۔کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔(ص248)

62۔جو مجھ سے علیحدہ ہوا وہ کاٹا جائے گا۔(ص251)

63۔خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔(ص261)

64۔جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔(ص261)

65۔الہامی دوائی۔(ص265)

66۔بھانو۔(حاشیہ ،ص274)

67۔جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔(ص280)

68۔دوزخ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل۔۔۔اگر خدا کا فضل و رحمت مجھ پر نہ ہوتی تو میرا سر اس پاخانہ میں ڈالا جاتا(ص281-282)

69۔مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ (ص293)

70۔یلاش خدا کا ہی نام ہے۔(ص310)

71۔یہ تمام احادیث موضوع ہیں(یعنی جن سے حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے استدلال کیا ہے)
(ص310-311)

72۔راجہ کرشن نبی تھا۔(ص312)

73۔خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔(ص318)

74۔مرزا کی عمر 80 برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ ہوگی۔(ص5,149,301,318)

مرزاکی پیدائش 1840اور انتقال 1908ءمیں ہوا ، یعنی مرزا کی یہ پیشن گوئی پوری نہ ہوسکی ، جبکہ مرزا صاحب یہ دعا بھی کرتے تھے کہ میری عمر 95برس ہوجائے۔(ص414)

75۔حضرت عیسیٰ بن مریم کامردے زندہ کرنے کا مطلب۔(ص339)

76۔موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے قادیان میں۔(ص343)

77۔طاعون ہی دابۃ الارض ہے۔(ص353)

78۔خدا قادیان میں نازل ہوگا۔(ص358)

79۔عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا میں تیررہا ہوں اور خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔(ص365)

80۔کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔(ص410-411)

81۔مرزا کی انگوٹھی میں کندہ عبارت۔ (حاشیہ،ص428)

82۔250 روپیہ انہیں دیا جائے۔(ص443)

83۔ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔(ص449)

84۔ہماری جماعت پر بے جاظلم کرنے والے فرعون کے مشابہ ہیں۔ (ص449)

85۔بہشتی مقبرہ۔(ص498)

86۔بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی تین شرائط۔ (ص499)

87۔ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔(ص503)

88۔خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے۔(ص519)

89۔7جون 1906ءمیاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمد ی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دونام ہوں گے ،1۔ بشیر الدولہ 2۔عالم کباب۔(ص533)

90۔7جون 1906ءاس کے بعد معلو م ہوا کہ اس لڑکے کے دونام اور ہیں،1۔شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لیے شادی کا موجب ہوگا۔ 2۔کلمۃ اللہ خان کیوں کہ وہ خدا کا حکم ہوگا۔(ص534)

91۔19جون 1906ءمیاں منظو رمحمد صاحب کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے :

1۔کلمۃ العزیز 2۔کلمۃا للہ خان3۔وارڈ4۔بشیرالدولہ5۔شادی خان6۔عالم کباب 7۔ناصر الدین8۔فاتح الدین 9۔ھذا یوم مبارک۔(ص537)

92۔پیر منظو رمحمد کے ہاں لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔
(حاشیہ،،تذکرہ:ص557)

93۔خدا نے جبرائیل کا نام آئیل رکھا۔(حاشیہ،تذکرہ:ص559)

94۔حمٓ میں بیمار(میاں منظور کی بیوی محمدی بیگم) کانام بطور اختصار ہے۔ (ص637)

95۔من ھذہ المرض۔(ص637)

فرمایا کہ اگر چہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجو د ہیں۔(ص637)

96۔16مئی کی رات کو مرزا صاحب کی طبیعت ناساز ہوگئی اور متواتر چند دست آجانے کی وجہ سے بہت ضعف ہوگیا۔ (حاشیہ تذکرہ ص639)

97۔اَدنی الارض قرآن شریف میں قادیان کا نام ہے۔(ص649)

98۔میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔ (ص649)

99۔کشاب مسلوخة عند وعظ معطل ۔(ص665)

غالباً یہ لفظ کشاۃ ہے جو کاتب کی غلطی سے کشاب لکھا گیا۔واللہ اعلم بالصواب۔(حاشیہ تذکرہ ص665)

100۔ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔(ص685)

101۔ابو طالب نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے ! اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے۔(ص:140)نعوذ باللہ

مرزا کے وہ الہامات جو پورے نہ ہوسکے

اس مقام پر ہم مرزا کے بعض ان الہامات کا ذکر کریں گے جو پورے نہ ہو سکے جس کی وجہ سے مرزا کا کذاب ہونا ثابت ہوا۔

ڈپٹی آتھم کے مرنے کی پیشن گوئی

5جون1893 میں پیشن گوئی کی کہ آتھم انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرا دیا جائے گا۔
(جنگ مقدس ص188,189 روحانی خزائن جلد6 ص292-291)
(تذکرہ :ص192)

☆میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کو تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دی جائے۔ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ضرور کریگا۔ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔(جنگ مقدس،روحانی خزائن جلد6 ص292,293)

☆فاذا بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشهر من خاتمة البحث۔
(کرامات الصادقین ، روحانی خزائن جلد7 ص163)

☆مرزا کی اس پیش گوئی کے مطابق آتھم کو 5ستمبر 1894 کے بعد مرجانا چاہیے تھا مگر مسٹر آتھم زندہ رہا اور اپنے کفر پر قائم رہا۔جب آخری رات گزر گئی تو صبح آتھم کے دوستوں نے اس کے گلے میں ہار پہنائے اور اس کو گاڑی میں بٹھا کر جلوس نکالا۔(تاریخ احمدیت،جلد 1،ص505)

مرزا صاحب اس پر یہ کہتے ہیں کہ آتھم کی موت اس لئے نہیں ہوئی کہ اس نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کیا تھا جس کی وجہ سے اس کے وعدہ موت میں تاخیر ڈال دی گئی۔ (تذکرہ ،ص211)

پیش گوئی کی دہشت سے ایک ایسی تبدیلی اس میں واقع ہوئی کہ اس نے یک لخت قدیم عادات اپنی چھوڑ دیں۔ یاد رہے کہ اس کا یہ قدیم طریق تھا کہ ہمیشہ وہ بعض مسلمانوں سے مباحثہ کیا کرتا اور اسلام کے رد میں لکھا کرتا تھا اور اسلام اور نبیٔ اسلام کی توہین کرتا تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے بعد اس کا ایسا منہ بند ہو گیا کہ پیشگوئی کی میعاد میں ایک حرف بھی بے ادبی کا اس کے منہ سے نکل نہ سکا اور نہ اسلام کے مقابل پر کچھ لکھ سکا اور نہ کسی سے زبانی گفتگو کی۔(تریاق القلوب ، روحانی خزائن جلد15 ص357-358)

یہ بات جھوٹ ہے مرزا سے مباحثہ کے بعد اس نے خلاصہ مباحثہ لکھی۔
(الہامات مرزا:ص27)

☆اس کے بعد مرزانے 27اکتوبر1894 کو ایک اشتہار میں خبر دی کہ "اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اورتقدیر مبرم ہے اور اگرقسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالٰی ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا۔"

آتھم نے قسم نہ کھائی اور آخر 27جولائی 1896کو فیروز پور میں مرگیا۔او ر اسلام کی فتح کا ایک اور زبر دست نشان ظاہر ہوا۔

اس پیشن گوئی کی وضاحت کے لیے مرزا نے تین مستقل کتابیں لکھیں۔

1۔انوار الاسلام

2۔ضیاء الحق

3۔انجام آتھم (تاریخ احمدیت جلد1،ص509)

مرزا نے 27اکتوبر 1894کو دوبارہ پیشن گوئی کی کہ ایک سال میں آتھم مرجائے گا اور وہ 27جولائی1896 کو انتقال کر گیا ۔ یعنی آتھم 27اکتوبر1894 کے ایک سال بعد نہیں بلکہ ایک سال نو ماہ بعد مرا جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مرزا کی آتھم کے مرنے کے بارے میں یہ دوسری پیشن گوئی بھی پوری نہ ہوسکی جو اس کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔

مرزا کے مرید محمد علی خان نے اس پیشن گوئی کے پورا نہ ہونے پر مرزا سے ایک خط میں اپنی تشویش کا اظہار اس طرح کیا:

مولانا مکرم سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

آج ۷ ستمبر ہے اور پیشگوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی۔ گو پیشگوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی ہے وہ یہ ہے:

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل

کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا زمین وآسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی"۔

اب کیا یہ پیشگوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی ؟ نہیں ہرگز نہیں عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے اور اس کو بہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ اگر یہ سمجھو کہ "پیشگوئی الہام کے الفاظ کے بموجب پوری ہوگئی"۔ جیسا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔

دوسری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ "اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیشگوئی ظہور میں آئیگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے بعض لنگڑے چلنے لگیں گے بعض بہرے سننے لگیں"۔ پس اس پیشگوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جائیں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بیشک ہماری جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گرگئی اور عیسائی مذہب سچا

۔۔۔۔جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمانوں کو کہاں ؟پس اگر اس پیشگوئی کو سچا سمجھا جاوے تو عیسائیت ٹھیک ہے۔کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہو گی اب رسوائی مسلمان کو ہوئی۔۔۔میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیشین گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو لڑکے کی پیشین گوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مر گیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی اب اس معرکہ کی پیشین گوئی کے اصلی مفہوم کے سمجھنے میں تو غضب ڈھایا۔اگر یہ کہا جائے کہ احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی آخر شکست ہوئی تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیشین گوئی نہ تھی اور اس میں لوگوں سے غلطی ہو گئی تھی اور آخر پھر جب مجتمع ہو گئے تو فتح ہوئی۔کیا کوئی ایسی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالمقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہو کر اور معیار حق و باطل ٹھہر کر ایسی شکست ہوئی ہو مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہو گئے ۔ لیکن الحمدللہ ! کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن آپ کے دعاوی کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہو گیا۔ پس میں نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقعہ سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں اور اس زخم کے لئے کوئی مرہم عنایت فرمادیں کہ جس تشفی کلی۔ باقی جیسا لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا اگر پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ ہی کہہ دیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی براہ مہربانی بدلائل

تحریر فرمادیں ورنہ آپ نے مجھ کو ہلا کر دیا۔ہم لوگوں کو کیا منہ دکھاویں برائے استفادہ یہ نہایت دلی رنج سے تحریر کررہاہوں،(راقم محمد علی خاں)

(اصحاب احمد جلد دوم،ص67-68)

☆محمدی بیگم مرزا کی آسمانی منکوحہ

مرزاصاحب دوشادیاں کرنے کے باوجوداپنے ماموں مرزااحمد بیگ کی بیٹی محمدی بیگم پر عاشق تھے۔مرزاصاحب محمدی بیگم اوراپنی عمر کے بارے میں لکھتے ہیں:

و كانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عذراء و كنت حينئذ جاوزت الخمسين(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد5،ص574)

یعنی اس کی یہ بیٹی جس کو نکاح کا پیغام بھیجا گیا تھاایک کم عمر کنواری لڑکی تھی اور میں اس وقت پچاس سے تجاوز کر چکا تھا۔

مرزا قادیانی نے 1888ء میں محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی پیش گوئی کی تھی تاہم مرزا صاحب کی دھمکیوں اوراصرار کے باوجود کے محمدی بیگم کا نکاح ان سے کر دیا جائے مرزا احمد بیگ نے 7اپریل1892ء کو اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی سے کردیا۔(تاریخ احمدیت ،جلد1 ، ص322)مرزاصاحب نے مرزااحمد بیگ کے داماد کی موت اور محمدی بیگم کے بیوہ ہونے کے بعدان کے نکاح میں آنے کی پیشن گوئی متعدد بار کی مگر مرزا صاحب کا یہ الہام بھی پورا نہ ہو سکا۔مرزا کا انتقال 1908ء کو ہوا جبکہ مرزاسلطان کی وفات 1948ء میں ہوئی اور جنگ عظیم اول میں گولی

لگنے کے باوجود زندہ رہا(تاریخ احمدیت ج ۱، ص325) جبکہ محمد ی بیگم کا انتقال 19نومبر1966 کو ہوا۔ ۔مرزا صاحب کا بڑھاپے کی اس عمر میں ایک لڑکی پر اس طرح عاشق ہونا، پھر اس کے باپ کو دھمکی آمیز اشتہارات ارسال کرنا، اس کے خاندان والوں کو خطوط لکھنا، پھر اس لڑکی کے نکاح کے بعد اس کے شوہر کے مرنے کی تمنا کرنا اور جھوٹی پیشن گوئیاں کرنا نیز کسی اور کی منکوحہ سے نکاح کے لیے ایک اشتہاری مہم چلانا اس بات کی واضح دلیل ہے یہ کام کوئی شریف النفس انسان نہیں کر سکتا۔آپ بھی مرزا کی دھمکی آمیز پیشن گوئیاں ملاحظہ فرمائیں۔

1۔اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہورہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔(تذکرہ 113)

2۔اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجبِ برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20فروری1886ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائے گا۔تین سال تک فوت ہونا روزِنکاح کے حساب

سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکان مکاشفات کے روسے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کانجام معلوم نہیں ،نزدیک پایا جاتاہے۔واللہ اعلم۔اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے باربار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا وے گا ،چناچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔

كذبوا بايتنا وكانوا بها يستهزئ ون فسيكفيكهم الله ويرد ها اليک لا تبديل لكلمات الله ان ربک فعال لما يريد ۔انت معی وانا معک ۔عسیٰ ان يبعثک ربک مقاما محمودا۔

یعنی انھوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔سو خدا ئے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مدد گار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جوخدا کی باتوں کو ٹال سکے۔تیرا رب وہ قادر ہے جو کچھ چاہے وہی ہوجاتاہے۔ (تذکرہ،ص125,126)

3۔ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعے سے حکم دیا کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لیے تحریک کر اور اُسے کہہ کہ پہلے وہ تم سے مصاہرت کا تعلق قائم کرے اور اس کے بعد تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے۔نیز اُسے کہہ کہ مجھے حکم دیا گیاہے کہ جو زمین تم نے مانگی ہے وہ میں تمہیں دے دوں اور اس کے علاوہ کچھ اور زمین بھی۔نیز تم پر اور کئی رنگ میں احسانات کروں بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ مجھ سے کر دو،اور یہ تمہارے اور میرے درمیان ایک عہدوپیمان ہے جسے اگر تم قبول کروگے تو مجھے بہترین طور پر اسے قبول کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم نے قبول نہ کیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اِس لڑکی اور شخص سے نکاح نہ اس لڑکی کے حق میں مبارک ہوگا نہ تمہارے حق میں۔اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو تم پر مصائب نازل ہو ں گے اور آخر میں تمہاری موت ہوگی اور تم نکاح کے بعد تین سال کے اند رمر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور وہ موت ایسے حال میں آئے گی کہ تو غافل ہو گا اور ایسا ہی اس لڑ کی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔یہ قضائے الٰہی ہے پس تم جو چاہو کرو۔میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔۔۔۔پھر میں نے اسے اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے خط لکھا۔۔۔۔(اور اسے یہ بھی لکھا کہ)لو میں نے یہ خط خدا کے حکم سے لکھا ہے اپنی رائے سے نہیں لکھا۔پس اس خط کو اپنے

صندوق میں محفوظ رکھ کہ یہ نہایت ہی سچے امین کی طرف سے ہے اور میں نے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھے بلوایاہے۔

(حاشیہ تذکرہ 125,126)

4۔اور اس کی تعیین کی اور فرمایا کہ وہ بیوہ ہوجائے گی اور اس کا خاوند اور اس کا باپ روزِ نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائیں گے اور ان کی موت کے بعد ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے اور ان میں سے کوئی اسے بچا نہیں سکے گا اور فرمایا کہ ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تمہارا رب جو چاہتا ہے کرتاہے۔(حاشیہ تذکرہ128,127)

5۔اشتہار دہم جولائی 1887کی پیشن گوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے :

ویسئلونک احق ھو ۔ قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین ۔زوجنا کھا لا مبدل لکلماتی ۔وان یروا ایۃ یعرضوا ویقول سحر مستمر۔

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے۔کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے روک نہیں سکتے۔ہم نے خود اس سے تیرا عقدِ نکاح باندھ دیا ہے۔میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتاہے۔اور نشان دیکھ کر منہ پھیرلیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادوہے۔(تذکرہ،ص128)

6۔14اگست1892ءمطابق 20محرم1309ھ۔آج خواب میں میں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم)جس کی نسبت پیش گوئی ہے باہرکسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سراس کا شاید منڈا ہواہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔میں نے اس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہی تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں میں نے یہی تعبیر کی ہے۔اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم)سے میرا نکاح ہوگیا ہے اور ایک کاغذ مہر ان کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیر ینی منگوائی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔

(تذکرہ،ص 160)

7۔ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔

(تذکرہ:ص129)

8۔پیغمبر خدا نے اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت قرار دیا۔

(رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ،حاشیہ،ص53 ،روحانی خزائن جلد11،ص337)

9۔ میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔اول نکاح کے وقت تک میرازندہ رہنا۔دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقینازندہ رہنا۔سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں

اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

(آئینہ کمالات اسلام ،ص325، روحانی خزائن جلد5 ص325)

(شہادت القرآن ص 81,80، خزائن ،جلد6 ،ص375,376)

10۔میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائے گی۔

(انجام آتھم ص 31،روحانی خزائن جلد11 حاشیہ، ص31)

11۔1893 وھنأنی ربی وقال انامھلکوا بعلھا کما اھلکنا اباھا ورآدوھا الیک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔وما نؤخرہ الا لاجل معدود۔ قل تربصوا الا جل وانی معکم من المتربصین ۔واذا جآء وعد الحق ھذا الذی کذبتم بہ ام کنتم عمین۔

(تذکرہ ،ص181)

اور میرے رب نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ہم اس کے خاوند کو (بھی)ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں نہ ہو۔اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لیے تاخیر کریں گے۔کہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔اور جب خدا کا وعدہ آئے گا(تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا تم اندھے تھے۔

(حاشیہ تذکرہ 181)

12۔1893۔۔۔فبشری لک فی النکاح ۔الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ۔انا زوجنا کہا ۔لا مبدل لکلمات اللہ ۔وانا رآدوھا الیک ان ربک فعال لما یرید ۔فضل من لدنا ۔لیکون ایۃ للناظرین ۔(تذکرہ 198,199)

پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔پس توشک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے۔تیرا رب جو چاہتاہے کرتاہے۔یہ ہمارا فضل ہے تاکہ دیکھنے والوں کے لیے ایک نشان ہو۔(حاشیہ تذکرہ199)

13 ۔ 1900۔۔۔۔ وانذر قومک وقل انی نذیرمبین ۔قوم متشاکسون۔کذبوا بأیاتنا وکانوا بھا یستھزءون فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔لا مبدل لکلمات اللہ ۔وان وعد اللہ حق وان ربک فعال لما یرید ۔قل ای وربی انہ لحق ولا تکن من الممترین انا زوجناکھا ۔ انما امرنا اذا اردنا شیئا ان نقول لہ کن فیکون ۔انما نؤخرھم الی اجل مسمی اجل قریب ۔وکان فضل اللہ علیک ۔ (تذکرہ ،ص305)

مرزاکی ان تمام پیشن گوئیوں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ 1888ءکےالہام کے مطابق محمدی بیگم سے مرزا صاحب کا نکاح یقینی طور پر ہوناتھا۔اسی طرح مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم اور سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ نے نکاح کے

بعد تین سال کے اندر اندر قطعی طور پر مرجانا تھا۔لیکن نہ تو محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں آئیں اور نہ ہی سلطان محمد کا انتقال ہوا۔ان پیشن گوئیوں کے مطابق سلطان محمد داماد محمد احمد بیگ کو اکتوبر 1894میں مرجانا چاہیے تھا تاہم وہ مرزاکے مرنے کے بعد بھی زندہ رہا۔اور 1948میں فوت ہوا۔(احتساب قادیانیت جلد۸،ص80) مرزا نے جب یہ دیکھا کہ یہ نکاح کی پیشن گوئی پوری نہ ہوئی اور سلطان محمد کا بھی انتقال نہ ہوا تو کہا :

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پرمیرے ساتھ پڑھاگیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح ظہورکے لیے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرء ۃتوبی فان البلاء علی عقبک ۔پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیرمیں پڑگیا۔(حاشیہ تذکرہ ،ص128)

فسخ کے بعد بھی تاخیر میں پڑنے کا مطلب یہ ہوا کہ مرزاصاحب مرتے دم تک محمدی بیگم کے انتظارمیں تڑپتے رہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں پیشن گوئی

1۔ 1897(الف) شیخ محمد حسین بٹالوی۔۔۔کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔(تذکرہ247)

(ب)ممکن ہے کہ۔۔۔۔محمد حسین بٹالوی کا انجام اس آیت پر ہو۔امنت انه لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل۔ کیونکہ بعض رؤیا اس عاجز کی اس تاویل کی مؤید ہیں۔(تذکرہ247,248)

(ج) خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشف ظاہر کررہا ہے کہ وہ با لآ خر ایمان لائے گا۔(تذکرہ248)

2۔کیا تعجب ہے کہ اس اخلاص کے بدلے میں خدا نے اس کا انجام اچھا رکھا ہو۔(حاشیہ تذکرہ248)

3۔11مئی 1906خدا تعالیٰ آخری وقت میں ان کو سمجھادے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی۔(تذکرہ607)

4۔ 1893وانی رئیت ان الرجل یؤمن با یمانی قبل موته ورئیت کانه ترک قول التکفیر وتاب ۔وھذه رؤیا ی وارجو ان یجعلها ربی حقا۔ (تذکرہ 191,192)

مرزا صاحب کی پیشن گوئی کے مطابق محمد حسین بٹالوی کو قادیانیت کی طرف رجوع کرنا تھا تاہم ان کی یہ پیشن گوئی غلط ثابت ہوئی اور وہ تادم وفات مرزا کی مخالفت کرتے رہے۔

مولوی محمد حسن بٹالوی ،ملا محمد بخش جعفر زٹلی اور مولوی ابو الحسن تبتی کی موت کی پیشن گوئی

1۔میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ (13)مہینوں میں جو15 دسمبر 1898سے 15جنوری 1900تک شمار کیے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفرزٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔(تذکرہ269-271)

مرزا صاحب کی یہ پیشن گوئی بھی پوری نہیں ہوئی اور یہ تینوں حضرات مرزا کے مرنے کے بعد بھی زندہ رہے۔ یہاں مولا نا ثناء اللہ امرتسری صاحب کے نام ملا محمد بخش کا لکھا گیا خط قابل مطالعہ ہے۔

(احتساب قادیانیت ،جلد 8،ص103)

مرزا کی اپنی عمر کے بارے میں پیشن گوئی

1۔یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے۔(تذکرہ5)

2۔ثمانین حولا او قریباً من ذالک (تذکرہ149)

3۔اسی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔(تذکرہ301)

4۔ثمانین حولا او قریبا من ذالک (تذکرہ318)

5۔میں تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔(تذکرہ624)

یہ پیشن گوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی پیش گوئی کے مقابل پر ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق کی تھی۔۔۔۔اس کے بعد مرتد مذکور نے 8مئی 1908 کے خط کے ذریعے سے اخبارات میں اعلان کیا کہ

مرزا 21ساون 1965ء(4 اگست 1908)کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوجائے گا۔۔۔۔اس کی آخری پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کردیا اور وہ اس طرح پر کہ حضور کی وفات 4اگست 1908 کو نہیں بلکہ 26مئی 1908کو ہوئی۔(حاشیہ تذکرہ262)

عبدا لحکیم خان نے مرزا کے بارے میں جو پیشن گوئی کی اس کے مقابلے میں مرزاکو یہ الہام ہواکہ "میں تیری عمر بڑھا دوں گا " مگر مرزا صاحب 4اگست 1908ء سے قبل ہی26 مئی 1908ءکو ہی مرگئے گویا کہ مرزا صاحب کے الہام کے برخلاف ان کی عمر میں اضافہ نہ ہوا اور وہ مقررہ میعادسے پہلے ہی مرگئے اور ان کا الہام جھوٹ ثابت ہوا۔

6۔میں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر 95برس کی ہو جائے۔(تذکرہ414)

8۔اپریل 1901ء"اے میرے رب! میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔"(تذکرہ:ص331)

7۔اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہو گی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔۔۔۔اور نہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میری عمر اسی سال سے ضرور زیادہ ہو جائے گی بلکہ اس بارے میں جو فقرہ وحی الٰہی میں درج ہے اس میں مخفی طور پر ایک امید دلائی گئی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اسی برس سے بھی عمر کچھ زیادہ ہو سکتی ہے اور جو

ظاہر الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو چہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ،خزائن جلد21، ص258,259)

ان تمام الہامات سے یہ معلوم ہوتاہے کہ مرزا کی عمر کم از کم چُہتر اور زیادہ سے زیادہ چھیاسی برس ہونی چاہیے تھی جبکہ اپنے الہام کے خلاف مرزا صاحب نے 95 برس کی عمر پانے کی اور اس میں خارق عادت زیادت کی دعا بھی کی۔اپنی پیدائش کے بارے میں مرزا خود لکھتاہے:

میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔

(کتاب البریۃ، روحانی خزائن ج13 ص177)

حیات احمد میں ہے:

مرزا صاحب خود رقم فرماتے ہیں:"میری پیدائش 1839ء یا 1840 میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔"(حیات احمد: جلد 1، ص60)

اس سے معلوم ہواکہ مرزا کی اپنی عمر کے بارے میں پیشن گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔کیونکہ مرزا کی پیدائش 1840ء میں اور انتقال 1908ء میں ہوا یوں مرزا کی کل عمر 68 سال بنتی ہے۔مرزا نے اپنے بارے میں کہا :

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہو ں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناء اللہ امر تسری) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی

میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمرنہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتاہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتاہے۔ (مجموعہ اشتہار ات جلد3،ص578,579)

مرزا صاحب کا انتقال 1908میں جبکہ مولوی ثناء اللہ کا وصال 1948میں ہوا۔جو مرزا کے کذاب ومفتری ہونے پرواضح دلیل ہے۔جہاں اس بات کا تعلق ہے کہ مفسدو کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی یہ بات بھی درست نہیں۔ مرزا ئی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کسی ایسے جھوٹے مدعی کا نام ذکر کرو جو دعویٰ ماموریت کے بعد طویل عرصہ زندہ رہا ہو۔بہاء اللہ نوری مرزا حسین علی 1817میں مازندان میں پیدا ہوا۔1863ء/1864ءمیں اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اورمرزا کے ماموریت کے 26سال سے زیادہ 28سال تک دعویٰ پر قائم رہا اور اس کا انتقال 1892میں ہوا۔

(جھوٹے نبی ،ابو القاسم رفیق دلادری ،ص510-523 نگارشات پبلشر ز24 مزنگ روڈ لاہوراشاعت2010)

لہذا اس مثا ل سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا کا یہ دعویٰ بھی جھوٹ ہی نکلا۔

مولوی ثنا ء اللہ امر تسری کے بارے میں پیشن گوئی

مولانا ثناء اللہ امر تسری نے قادیانیت کے خلاف خوب اپنا زور قلم صرف کیا اور کئی ایک رسائل مرزائیت کے رد میں تحریر کیے۔قادیانیوں کے خلاف ان کی خدمات قابل ذکر

ہیں۔ مرزا نے ان کے بارے میں بھی کچھ پیشن گوئیاں کیں جو جھوٹی ثابت ہوئیں۔ مرزا کہتا ہے:

1۔ اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیش گوئی کو جھوٹی توثابت کریں۔
(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد19، ص117-118)

2۔ واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے(1) وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہر گز نہیں آئیں اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لیے موت ہوگی۔(2) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔(3) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلے سے عاجزرہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائے گی۔
(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، خزائن جلد19، ص148)

3۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض

خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ ملک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔۔۔۔۔اے میرے پیارے مالک ! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتاہو ں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر او ر میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔آمین۔مگر اے میرے کامل اور صادق خدا ! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جومجھ پر لگا تا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بد زبانیوں سے توبہ کرے۔(مجموعہ اشتہارات،جلد3 ،ص578,579)

مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو قادیان آکر اپنی پیش گوئیوں کو جھوٹ ثابت کرنے کی دعوت دی۔پھر یہ دعویٰ بھی کیا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان میں تمام پیشنگوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہر گز نہیں آئیں گے۔اور یہ میری ہی زندگی میں طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے وفات پاجائیں گے اور یوں کا ذب صادق سے قبل مرجائے گا۔

مرزا کی پیشن گوئیوں کے برخلاف مولوی ثناء اللہ امر تسری صاحب قادیان پہنچے اور مرزا کو دعوت مبارزت دی مگر مرزا صاحب نے حسب عادت فرار کا راستہ اختیار کیا اس کی تفصیل الہامات مرزا از مولوی ثناء اللہ امر تسری میں

دیکھی جاسکتی ہے۔جہاں تک کاذب کے صادق سے پہلے مرنے کی بات ہے تو مرزا صاحب کی وفات ہیضہ کے مہلک مرض میں1908ء میں ہوئی جبکہ ثناء اللہ امر تسری صاحب کا وصال سرگودھا میں15 مارچ1948ء میں ہوا۔ (تحریک ختم نبوت:ص41)اس کی تفصیلات کے لیے مولانا ثناءاللہ امر تسری کی کتاب الہامات مرزا کامطالعہ فرمائیں۔

نتیجہ :

میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہاتو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیاتو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بد تر ہوں گااور ہر ایک کے لیے جائے عار و ننگ

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ، روحانی خزائن جلد 19،ص124)

مرزا کی ان تمام پیشن گوئیوں کے جھوٹا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کذاب و دجال تھا۔مذکورہ بالا حوالہ کے بعد مرزائیوں کو چاہیے کہ وہ مرزائیت کو ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ جھوٹے شخص کا کیا حکم ہے اس کو ہم مرزا کی زبانی ہی بیان کریں گے۔مرزالکھتاہے: جھوٹ بولنااور گوہ کھاناایک برابر ہے۔

(روحانی خزائن،ج:22،ص:215،حقیقۃالوحی: ص:206)

وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(روحانی خزائن،ج:2،ص:386، شحنہ حق: ص:46)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔(تذکرہ: ص:399)

اللہ رب العزت اس تحریر کو گمراہوں کے لیے ہدایت کا مینار اور راقم کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مصادر

اسلامی مصادر

١۔القرآن الکریم

٢۔الأشباہ و النظائر، علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم ،ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ، کراچی پاکستان

٣۔الفتاویٰ الھندیۃ،، علامہ شیخ نظام و جماعۃ من علمائ الھند ،مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان

۴۔شرح بدء الامالی، امام ابو بکر جصاص رازی،دارلکتب العلمیۃ بیروت لبنان

۵۔الصواعق المحرقۃ، امام احمد بن حجر ہیتمی مکی ،کتب خانہ مجیدیہ ملتان

٦۔سیف چشتیائی، پیر سید مہر علی شاہ صاحب،کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف،اسلام آباد ،پاکستان

۷۔تفسیر ابن کثیر، إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي،ج:4 ص:255الناشر : دار طيبة للنشر والتوزيع،الطبعة : الثانية 1420هـ – 1999 م

٨۔جھوٹے نبی،ابوالقاسم رفیق دلاوری، نگارشات پبلشرز24۔مزنگ روڈلاہور، پاکستان

٩۔احتساب قادیانیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ،حضوری باغ روڈ ملتان

10۔الہامات مرزا ،مولانا ثناء اللہ امرتسری،عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ،حضوری باغ روڈ ملتان

11۔تحریک ختم نبوت، شورش کاشمیری، مطبوعات چٹان میکلوروڈ، لاہور

12۔بائبل،انارکلی، بائبل سوسائٹی لاہور
13۔سیرۃ المسیح بلسان عربی مسیح،
P.O.Box 561, Larnaca-Cyprus, 1987 ABDO, Printing by Izdihar.

مرزائی مصادر

1۔سیرت المہدی، مرزا بشیر احمد، نظارت اشاعت ربوہ پاکستان، ضیاء الاسلام پریس پاکستان۔
2۔تذکرہ، مجموعہ وحی مرزاغلام احمد قادیانی، اشاعت چہارم 2004ء، ضیاء الاسلام پریس ربوہ پاکستان۔
3۔جماعت احمدیہ کا تعارف، مبشر احمد خالد، اشاعت اول اگست 1996ء، ضیاءالاسلام پریس ربوہ
4۔اصحاب احمد، ملک صلاح الدین، ضیاالاسلام پریس ربوہ چناب نگر
5۔تاریخ احمدیت، دوست محمد شاہد، اشاعت 2007ء، شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان، مطبع پرنٹ ویل امرتسر، ISBN-181-7912-108-9
6۔روحانی خزائن، مرزاغلام احمد قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008ء، نظارت اشاعت ربوہ، پاکستان، ضیاء الاسلام پریس ربوہ، ISBN 8179121755
7۔مکتوبات احمد، مرزاغلام احمد قادیانی، اشاعت: نظارات عشاء ربوہ
8۔حیات احمد، شیخ یعقوب علی عرفانی، ابوالخیر محمد احمد نے راست گفتار پریس ہال بازار امرتسر میں چھپوا کر شائع کیا نومبر 1928ء
9۔مجموعہ اشتہارات، مرزاغلام احمد قادیانی، نظارت اشاعت ربوہ پاکستان، ضیاءالاسلام پریس ربوہ
10۔ذکر حبیب، مفتی محمد صادق قادیانی،، ناشر عبدالمنان کوثر، ضیاءالاسلام پریس ربوہ، چناب نگر
11۔تذکرہ، مرزا قادیانی، ایڈیشن چہارم 2007، ضیاءالاسلام پریس

لطائف مرزا

پیشکش

عمیر محمود صدیقی

لطائف مرزا

اہل علم کی تفریح کے لیے مرزا کی زندگی کے کچھ لطائف ذکر کیے جارہے ہین جن سے مرزا کا غبی، بلید الذہن، بے وقوف، انتہائی سست و کاہل اور غیر شریف شخص ہونا معلوم ہوتا ہے۔ رد قادیانیت کے کسی بھی موضوع پر ان کا ذکر محفل کو لوٹ پوٹ کر دیتا ہے۔ آپ بھی مطالعہ فرمائیں مگر یاد رکھیں کہ ہنسنا منع ہے:

انہوں کجھ دیدا ہے

حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے وہاں ایک کونے میں کھڑا تھا جس کے پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی۔ اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی حضرت صاحب کے کمرے اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا، انہوں کجھ دیدا ہے۔ (ذکر حبیب: صفحہ ۳۰)

الہام رات کے وقت لکھنا

رات کے وقت حضرت مسیح موعود اپنے بسترے کے قریب ایک کاپی اور قلم دوات یا پینسل ضرور رکھ لیتے اور رات کے وقت کچھ الہام ہوتا تو اس کاپی پر لکھ لیتے اور ایک الہام کو اسی صفحہ پر کئی بار لکھتے تاکہ صبح کے وقت اس کے صحیح پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ یہ رات کے اندھیرے میں لکھا جاتا تھا۔ (ذکر حبیب: صفحہ ۲۶)

انگریزی پڑھنے کا خیال

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو یہ خیال ہوا کہ آپ انگریزی زبان کو سیکھیں۔ انگریزی حروف کو آپ پہنچانتے تھے۔ مزید تعلیم کے واسطے آپ نے یہ تجویز دی کہ انجیل متی کی عبارت انگریزی کو اردو حرف میں لکھا جائے اور ہر ایک لفظ کے نیچے اس کے معنی دیئے جائیں۔ چنانچہ اس غرض کے واسطے انجیل متی کے دو چار باب کئی انگریزی خوانوں میں تقسیم کئے گئے کہ وہ لکھ کر حضرت مسیح کی خدمت میں پیش کریں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے مفصلہ ذیل احباب کے سپرد یہ کام ہوا۔ خواجہ جمال الدین، انسپکٹر مدارس مرزا ایوب بیگ، حافظ محمد اسحاق انجینئر اور عاجز راقم۔ اس حکم کی تعمیل میں عاجز نے لاہور جا کر ایک موٹے حروف کی انگریزی انجیل خرید کی اور اس کے الفاظ کاٹ کر ایک کاپی پر چسپاں کئے اور ان کے نیچے خوشخط حروف میں ان کا تلفظ اور معنی لکھے۔ جب میں یہ باب لکھ کر حضرت کی خدمت میں قادیان لے آیا تو حضور نے اسے بہت ہی پسند کیا اور فرمایا کہ بس اب اور کوئی شخص نہ لکھے اس طرح پر ساری انجیل مفتی صاحب لکھ کر مجھے دیں۔ اس انجیل کو کبھی کبھی رات کے وقت

فرصت پاکر دیکھا کرتے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد ایک دن سیر میں فرمایا کہ میں نے خود انگریزی پڑھنے کے ارادہ کو ترک کر دیا ہے تاکہ یہ ثواب ہمارے انگریزی خوان دوستوں کے واسطے مخصوص رہے۔(ذکر حبیب: صفحہ 34-35)

پیر کتے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہوگئے اوران کی وجہ سے شور وغل رہتا تھا پیر سراج الحق نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح کی خدمت میں شاکی ہوئے لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام "سؤور مار" لکھا ہے کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر۔ پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے۔(ذکر حبیب: صفحہ 127)

آم کی لغوی تحقیق

آم کے لفظ کے متعلق گاہے فرمایا کرتے تھے کہ لفظ آم لفظ اُم سے نکلا ہے۔ عربی زبان میں ام کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ ماں کے پستان چوستا ہے ایسا ہی آم کو بھی منہ میں ڈال کر چوستا ہے اس مشابہت کی وجہ سے اس کا نام آم ہوا۔(ذکر حبیب: صفحہ 128)

عربی مختصر زبان ہے

ایک دفعہ ایک صاحب جو انگریزی زبان کے مداح تھے اس مضمون پر حضرت مسیح موعود کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ انگریزی زبان میں ایک یہ خوبی

ہے کہ اس کے تھوڑے الفاظ میں بہت مطالب ظاہر ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ خوبی تو عربی میں ہے۔ حضرت مسیح انگریزی نہ جانتے تھے مگر بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلا اچھا اس کی انگریزی کیا ہے "میرا پانی" اس نے جواب دیا "مائی واٹر" حضرت نے فرمایا دیکھو عربی زبان میں صرف لفظ "مائی" سے وہ مطلب حاصل ہو جاتا ہے جو انگریزی میں واٹر کا لفظ زائد کرنے سے ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عربی مختصر ہے۔فبهت الذى كفر پس انکار کرنے والا حیران سارہ گیا۔(ذکر حبیب: صفحہ 132)

بچے کے دل بہلاؤ کے لئے چڑیا

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے دل بہلانے کے واسطے ایک دفعہ چھوٹی چھوٹی چڑیاں کہیں سے لائی گئیں۔ صاحبزادہ ان چڑیوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھنا پسند کرتے تھے اور بعض دفعہ بچپن کی ناواقفی سے ایسی طرح پکڑتے اور دبائے رکھتے کہ چڑیا کی جان پر بن جاتی۔ اس پر گھر کی کسی خادمہ نے صاحبزادہ صاحب کو چڑیا ہاتھ میں پکڑنے سے روکا مگر حضرت مسیح موعود نے ان خادمہ کو منع کیا۔ فرمایا کہ یہ چڑیا اس کے دل بہلانے کے واسطے ہیں جس طرح چاہے پکڑے تم نہ روکو۔(ذکر حبیب: صفحہ 134)

رات بارش میں گزاری

فرمایا ایک دفعہ ہم ڈلہوزی پہاڑ سے ایک دو آدمیوں کے ساتھ واپس آرہے تھے کہ راستہ میں سخت بارش شروع ہو گئی اور رات قریب آگئی۔ کوئی گاؤں نظر نہ آتا تھا کہ وہاں جاکر بارش سے بچاؤ کریں۔ ایک شخص ملا۔ اس سے پوچھا کہ یہاں کوئی گاؤں ہے۔ اس نے کہا ہاں ہے آؤ میں

دکھاتا ہوں مگر میرا ذکر کسی سے نہ کرنا کہ میں نے دکھایا۔ وہ ہمیں ایک طرف پہاڑ میں لے گیا اور دور ایک مکان دکھا کر پچھلے پاؤں بھاگ گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک ہی ماکن اور ایک ہی کمرہ تھا۔ مالک مکان ایک بوڑھا آدمی تھا اور ایک اس کی لڑکی تھی۔ وہ گالیاں دینے لگا کہ تم کو کس نے یہ جگہ دکھادی اور باوجود بہت سمجھانے اور اصرار کرنے کے اس نے ہمیں کمرے کے اندر گھسنے کی اجازت نہیں اور رات بھر ہم بارش میں درخت کے نیچے بیٹھے رہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ بعض لوگ ظلم کرتے ہیں اور ان کی لڑکیوں کو زبردستی لے لیتے ہیں اس واسطے وہ کسی کو اپنے مکان کے اندر جانے نہ دیتا تھا۔

(ذکر حبیب: صفحہ 137)

لفظ کالو پر نئی تحقیق

جب میں لاہور دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا اور مزنگ میں رہا کرتا تھا ان ایام میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص جس کا کالو نام ہے ہمارے زنانخانہ میں بے تکلف اندر آگیا ہے اور میری بیوی نے اس سے پردہ نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں ایک غیور مرد کے واسطے کہاں تک قابل برداشت ہے جس کے گھر میں خاندانی عادت سخت پردہ قائم رکھنے کی ہو۔ اس واسطے اس نظارہ سے مجھے ایسا غصہ آیا کہ بہ سبب رنج کے میں کانپ اٹھا اور بیدار ہو گیا۔ اس خواب کے نظارہ نے مجھے ایسا متوحش کر دیا کہ مجھے اس مکان سے بھی نفرت ہو گئی جس میں وہ خواب دیکھا تھا اور میں نے ارادہ کیا کہ اس مکان کو چھوڑ دوں کیونکہ وہ کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ جب میں نے اپنی بیوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھے مشورہ دیا کہ خوابوں کی تعبیریں ہوتی ہیں ظاہر پر حمل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مکان بظاہر ہر طرح آرام دہ ہے اس واسطے

اتنی بات پر چھوڑ دینا مناسب نہیں۔آپ پہلے اپنا خواب بخدمت حضرت مسیح موعود قادیان لکھ کر بھیجیں اوراس کی تعبیر دریافت کریں پھر جو وہ ارشافرماویں گے اس کی تعمیل ضروری ہوگی۔ مجھے یہ مشورہ پسند آیا اور میں نے حضرت کی خدمت میں اسی روز ڈاک میں خط بھیجا۔خواب کی ساری کیفیت عرض کی اوراپناارادہ تبدیل مکان بھی لکھ دیا جس پر حضرت کا جواب آیا کہ اس خواب کی وجہ سے مکان تبدیل نہ کریں۔اگرآپ کے گھر میں حمل ہے تب اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔کالو۔کالو دراصل عربی الفاظ ہیں۔اس کے معنی ہیں نگاہ رکھنے والا۔یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے۔کالو کے گھر میں آنے کی تعبیر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل مرحلہ میں آپ کی بیوی کا نگہبان ہوگا اور فرزند نرینہ عطا کرے گا۔حسن اتفاق سے ان دنوں ہمارے گھر میں حمل تھا جس کی حضرت صاحب کوئی خبر نہ دی گئی تھی۔چنانچہ اسی تعبیر کے مطابق ایام حمل کے پورا ہونے پر میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ رؤیا کی تعبیر کرنا بھی ہر کسی کا کام نہیں خدا کے خاص بندوں کو یہ علم بخشا جاتا ہے۔

(ذکر حبیب: صفحہ 181)

ایک قسم الہام

فرمایا: "جب تصنیف و تحریر کے وقت بے تکلف مضامین اور الفاظ آتے جائیں بلکہ بعض الفاظ پہلے لکھ لئے جاتے ہیں ان کے معنی بعد میں لغت میں دیکھنے سے معلوم ہوتے ہیں تو یہ بھی ایک سلسلہ الہام کا معلوم ہوتا ہے"۔(ذکر حبیب: صفحہ 190)

تکرار

فرمایا"بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ میری تحریر میں تکرار میں تکرار ہوتا ہے۔ جو بات میں ایک دفعہ لکھ چکا ہوتا ہوں وہی پھر لکھ دیتا ہوں اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید میں بھول گیا ہوں اس واسطے دوبارہ لکھ دیتا ہوں مگر اصل بات یہ ہے کہ میں تو نہیں بھولتا، مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ پڑھنے والا بھول گیا ہوگا اس واسطے پھر لکھ دیتا ہوں"۔(ذکر حبیب: صفحہ 194-195)

الہامی مضامین

خطبہ الہامیہ اور تفسیر سورۃ الحمد جو ان دنوں حضور لکھ رہے تھے اس کے متعلق فرمایا"اب ہم اس طرح قلم برداشتہ لکھتے جاتے ہیں کہ گویا ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کیا لکھ رہے ہیں۔ یہ بھی ایک سلسلہ الہام کا معلوم ہوتا ہے کہ بے تکلف مضامین اور الفاظ آتے جاتے ہیں"۔(ذکر حبیب: صفحہ 200)

انگریزی پڑھنے کا ثواب

تین سال کے اندر طلب نشان والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اس کو لے کر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ اس راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی کے چچا ہیں، نہایت مہربانی سے میرے ساتھ ہوئے اور میرا بوجھ اٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہنچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ نماز فجر کے وقت حضور کی زیارت مسجد میں ہوئی جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور بعد نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی میں پڑھ کر اور ہر فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا اور

اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے۔ملتے ہی فرمایا"آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی"فرمایا کہ "اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی کہ وہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اس کے بھی دو چار صفحے ہر روز لکھ دیا کرتے مگر خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی ہیں،آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جائے"۔میں نے عرض کی یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی کا ہی ہے۔فرمایا کہ "علامگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو توآگ لگ گئی۔اس خبر کو سن کر وہ فورا سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانہ خدا کوآگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔تو بادشاہ نے میں مدت سے سوچتا تھااورآہ سرد بھرتا تھا کہ بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے،کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔لیکن چاروں طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے سوجھ نہ سکتا کہ اس میں میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔سوآج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔"واللہ السمیع العلیم"(ذکر حبیب: صفحہ 240)

زندہ لوگوں کا جنازہ

قاضی سید امیر حسین صاحب کا ایک چھوٹا بچہ فوت ہونے پر جنازے کے ساتھ حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے گئے اور خود ہی جنازہ پڑھایا۔عموماً جنازے کی نمازیں حضرت مسیح موعود اگر موجود ہوتے تو خود ہی امامت کرتے اس وقت نماز جنازہ میں شامل ہونے والے

دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضور میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا میں نے توسب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے۔(ذکر حبیب: صفحہ 127)

بیگن کا نوکر

ایک بیگن کی کہانی بھی آپ (مرزا قادیانی) سناتے تھے۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک آقا تھا اس نے اپنے نوکر کے سامنے بیگن کی تعریف کی تو اس نے بھی بہت تعریف کی چند دن بعد آقا نے مذمت کی تو نوکر بھی مذمت کرنے لگا۔ آقا نے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ اس دن تو تو تعریف کرتا تھا اور آج مزمت کرتا ہے۔ نوکر نے کہا میں تو حضور کا نوکر ہوں بیگن کا نوکر نہیں ہوں۔ (سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:48)

ریشمی ازار بند

مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لیے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور اگر گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض دفعہ گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:49)

مرزا صاحب کو سرعت بول اور کثرت پیشاب کی بیماری بھی تھی ایسی کیفیت میں تیز پیشاب کے وقت ازار بند میں گرہ پڑ جانے پر کیا ہوا ہو گا اس کا قارئین خود ہی اندازہ لگا لیں۔

الٹا سیدھا

ایک دفعہ ایک شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتا نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:60)

مرزا عاشق کا کلام

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اسکے جانے سے صبر دل سے گیا
ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

سبب کوئی خداوند بنا دے

کسی صورت سے وہ صورت دکھادے

کرم فرما کے آؤ میرے جانی

بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسادے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر

دلا اک بار شور و غل مچادے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی

سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی

مرے بت! اب سے پردہ میں رہو تم

کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت

تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا

مری دلسوزیوں سے بے خبر ہو

مرا کچھ بھید بھی تو پایا ہوتا

دل اپنا اسکو دوں یا ہوش یا جاں

کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

کوئی راضی ہو یا ناراض ہووے

رضامندی خدا کی مدعا کر

(سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:213)

سادگی یا بے وقوفی

اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیۃ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔(سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:344)

بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔۔۔گھڑی بھی ضرور آپ اپنے پاس رکھا کرتے تھے مگر اس کی کنجی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا اس لیے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا۔اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لیے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے۔۔۔مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی۔کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پشت پر آتی۔کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔۔جوتی اگر تنگ ہوتی تو ایڑی بٹھا لیتے۔۔۔کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ

،صدری،ٹوپی، عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانک دیتے ہیں۔ وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔۔۔ بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔

(سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص:417-418-419-422)

سفر میں آپ کی توجہ الی اللہ اور استغراق اور محویت کا یہ عالم تھا کہ کلانور کے نالے سے گزرتے ہوئے آپ کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر آپ کو پتہ بھی نہ چلا جب تک بہت دور جا کر آپ کو یاد نہیں کرایا گیا۔(تاریخ احمدیت: ج 1، ص: ۸۰)

لدھیانہ آگیا ہے

جب پٹیالہ سے واپی پر لدھیانہ آنے لگے تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ آپ نے نماز ادا فرمانے کے لیے اپنا چوغہ اتار کر وزیر اعظم کے ایک نوکر کو دیا تاکہ وضو کریں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو کر ٹکٹ لینے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ جس رومال میں روپے بندھے ہوئے تھے وہ گر گیا ہے۔ پھر حضور جب گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک سٹیشن دوراہہ پر حضور کے ایک ساتھی کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لیے کہدیا کہ لدھیانہ آگیا ہے۔ چنانچہ اس جگہ آپ اور دیگر ساتھی اتر پڑے لیکن جب ریل چل دی تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور سٹیشن تھا۔(تاریخ احمدیت: ج 1، ص:332)

منہ میں نمک بھر لیا

جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول، جلد اول ص: 225)

مرزا چارپائی کے نیچے

عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی کہتا ہے:

ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا اور حضرت مسیح موعود کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اور ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا اور مجھ نیند آگئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ جب میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود میری چارپائی کے نیچے زمین پر لیتے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے بڑی محبت سے پوچھا مولوی صاحب! آپ کیوں اٹھ بیٹھے؟ میں نے عرض کیا حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں۔ مسکرا کر فرمایا آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔

(انصار اللہ، ربوہ، جلد نمبر 35، شمارہ نمبر 9، ستمبر 1994ء ص 21)

(سیرت مسیح موعود، عبدالکریم سیالکوٹی، ص 44)

مصادر

۱۔ذکر حبیب، مفتی محمد صادق قادیانی،،ناشر عبدالمنان کوثر،ضیاءالاسلام پریس ربوہ،چناب نگر
۲۔سیرت المہدی،،مرزا بشیر احمد،نظارت اشاعت ربوہ پاکستان،ضیاءالاسلام پریس پاکستان۔
۳۔تاریخ احمدیت،،دوست محمد شاہد،اشاعت 2007ء،شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان،مطبع پرنٹ ویل امرتسر،ISBN-181-7912-108-9
۴۔سیرت مسیح موعود،عبدالکریم سیالکوٹی،احمد اکیڈمی،ربوہ،دارالعلوم عربی ربوہ
۵۔ماہنامہ انصاراللہ،ربوہ،جلد نمبر 35،شمارہ نمبر 9،ستمبر 1994ء